REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

۲۸ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۳ صلح ۱۳۳۵ ہش - ۱۳ جنوری ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ جنوری - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- اخبار احمدیہ -

لاہور ۱۰ جنوری - (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت میں کل کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت کل دوپہر تک تو بہت خراب رہی۔ لیکن شام کے وقت درد میں افاقہ ہوگیا۔ اور رات بھی اچھی گذری۔ آج صبح بھی درد میں افاقہ ہے لیکن گھبراہٹ چل رہی ہے۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

تین مغربی طاقتوں کی طرف سے اسرائیل کے جارحانہ حملوں کی مذمت

سلامتی کونسل میں امریکہ برطانیہ اور فرانس کی مشترکہ قرارداد

نیویارک ۱۲ جنوری - امریکہ برطانیہ اور فرانس نے سلامتی کونسل سے کہا ہے کہ پچھلے دنوں اسرائیل نے شامی علاقے پر جو حملہ کیا تھا اس کی بناء پر اسرائیل کی مذمت کی جائے۔ ان تینوں مغربی طاقتوں نے سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کی ہے۔ جس میں مخولہ مذمت کے علاوہ اسرائیل کو خبردار کیا گیا ہے کہ اگر اس قسم کے حادثات دوبارہ ہوئے تو کونسل کو اس کے خلاف اور دوسرے اقدامات پر غور کرنا پڑے گا۔ اس قرارداد میں روس کی طرف سے پیشکردہ قرارداد کی طرح اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ کہ ان حملوں میں شام کا جو جانی ومالی نقصان ہوا ہے اسرائیل سے اس کا معاوضہ طلب کیا جائے۔ مغربی حکومتوں کی قرارداد میں اسرائیل اور عرب ملکوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ عارضی صلح کے نگران اعلیٰ میجر جنرل برنز سے تعاون کریں۔ اور اس علاقہ میں امن برقرار رکھیں۔ سلامتی کونسل روس اور مغربی طاقتوں کی قراردادوں پر کل کے اجلاس میں غور کرے گی۔

امریکہ ہائیڈروجن بم کے تجربات جاری رکھے گا۔

واشنگٹن ۱۲ جنوری - امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے کل اپنی پریس کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا امریکہ اس وقت تک یہ تجربات جاری رکھے گا۔ جب تک تخفیف اسلحہ اور ایٹمی طاقت پر کنٹرول کے متعلق کوئی قابل عمل سمجھوتہ نہ ہو جائے۔

— دمشق ۱۲ جنوری یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شام کے صدر آئندہ ماہ کی ۱۶ تاریخ کو پاکستان کا سرکاری دورہ کریں گے۔

معاہدہ بغداد کے تحت ایٹمی طاقت کا ایک مرکز قائم کرنے کا فیصلہ

اس مرکز میں ممبر ممالک کے فنی عملے کو ٹریننگ دی جائیگی

بغداد ۱۲ جنوری - معاہدۂ بغداد کی اقتصادی کمیٹی نے ممبر ممالک کے فنی عملے کی تربیت کے لئے ایٹمی طاقت کا ایک مرکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے کمیٹی کے دو روزہ اجلاس کے بعد کل ایک بیان جاری کیا گیا۔ جس میں اعلان کیا گیا۔ کہ برطانیہ نے یہ مرکز قائم کرنے اور ٹریننگ کی سہولتیں بہم پہنچانے کی پیشکش کی ہے بیان میں اس امر پر بھی خاص زور دیا گیا ہے کہ اقتصادی کمیٹی عوام کا معیار زندگی بلند کرنے میں قابل قدر خدمات سرانجام دے سکتی ہے ممبر ممالک میں اقتصادی خوشحالی کا دور دورہ ہونے سے قیام امن کے امکانات کو تقویت دینے میں بہت مدد ملے گی۔

شام مصر اور سعودی عرب کی طرف سے اردن کو باہم مذاکرات کی پیشکش

دمشق ۱۲ جنوری - مصر شام اور سعودی عرب نے اردن کو اقتصادی اور فوجی امداد دینے کی جو پیشکش کی ہے۔ اس کے ضمن میں ان تینوں ملکوں نے تجویز کیا ہے۔ کہ چاروں ملک کسی ایک کانفرنس میں بات چیت کریں۔ تاکہ امداد بہم پہنچانے کے عملی پہلوؤں کا جائزہ لیا جا سکے۔

کل یہاں شام کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں بتایا کہ شام مصر اور سعودی عرب نے اردن کو ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ چاروں ملکوں کے درمیان بات چیت ہونی چاہیئے نیز اس یادداشت میں اس امر پر بھی زور دیا گیا ہے کہ چاروں ملکوں کے سربراہ باہم ملاقات کرکے اس اہم معاملہ پر خود بھی تبادلۂ خیالات کریں۔

لبنان میں ایٹمی ریسرچ کا محکمہ

بیروت ۱۲ جنوری - تعمیرات عامہ کے لبنانی وزیر سید جمیل لبنان میں ایٹمی تعلیم کے ایک ادارے کے قیام کے سلسلہ میں امریکی افسروں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ امریکہ نے لبنان کو ۶ کلوگرام یورینیم بھی بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔

طلوع سحر اور غروب آفتاب

لاہور ۱۲ جنوری - آج صبح ۷ بجکر ایک منٹ پر سورج طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۲۰ منٹ پر غروب ہوگا صبح مطلع ابر آلود تھا۔ اور سردی معمول سے کم تھی۔ دفتر موسمیات کی اطلاع کے مطابق آج مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہے گا۔

معدنی وسائل کو ترقی دینے کے لئے

ایک نئے ادارے کا قیام

کراچی ۱۲ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ ملک کے معدنی وسائل کو ترقی دینے کے لئے عنقریب ایک خاص ادارہ قائم کیا جائے گا۔ یہ ادارہ ۴۴ ملک کے معدنی وسائل کو ترقی دینے کے لئے ان محکموں سے تعاون کرے گا جو پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔

فوجی اتاشی کو بغداد سے واپس بلا لیا جائے

حکومت عراق کا مصر سے مطالبہ

قاہرہ ۱۲ جنوری - مصری حکومت کے ایک ترجمان نے کل بتایا کہ عراق کی حکومت نے مصر سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنے فوجی اتاشی مقیم بغداد کو واپس بلالے۔ حکومت عراق نے اتاشی مذکور کی سرگرمیوں کو قابل اعتراض بتایا ہے۔

ملائی طلبہ اور کیڈٹ پاکستان میں تعلیم حاصل کرینگے

کراچی ۱۲ جنوری - حکومت پاکستان نے ملائی طلبا اور کیڈٹوں کو پاکستان میں تعلیم اور ٹریننگ دینے کی پیشکش کی ہے۔ یہ پیشکش ملایا کے وزیر اعلیٰ جناب عبدالرحمٰن کو کی گئی ہے۔ جو کراچی میں دو روز تک قیام کرنے کے بعد کل لنڈن روانہ ہو گئے ہیں۔

سیلون میں عام انتخابات اپریل میں ہونگے۔

کولمبو ۱۲ جنوری - باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق سیلون میں عام انتخابات ماہ اپریل میں ہونگے۔ موجودہ پارلیمنٹ کے متعلق خیال ہے۔ کہ اسے ۲۳ جنوری کو ختم کر دیا جائے گا۔ انتخابات میں قومی زبان کے مسئلہ کو خاص اہمیت حاصل ہوگی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۵۶ء

لیگ آف نیشنز

پہلی عالمگیر جنگ میں جو ۱۹۱۴ء سے شروع ہوکر ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی۔ مغرب کے ایجاد کردہ سامانِ ہلاکت سے جو تباہی دنیا پر آئی۔ اور جس کی وجہ سے دورِ امن دنیا سے ختم ہوگیا تھا۔ بہت سے مغربی دانشمندوں کے دلوں میں یہ خیال موجزن ہوا۔ کہ کوئی ایسی تدبیر پیدا کی جائے۔ کہ جنگ کا خطرہ دنیا سے مٹ جائے۔

ایسے خیال یورپ میں پہلے بھی پیدا ہوچکے تھے۔ چنانچہ اسی ضمن میں یورپ میں اتحادِ مقدس Holy alliance کی طرح ڈالی گئی۔ جو سخت ناکام ہوا۔ مسٹر ولیم پیس اور عمینوئیل کانٹ نے تمام قوموں کے باہمی اتحاد کے متعلق خیالی نقشے بھی اپنی تحریروں میں بنائے۔ مگر جنگ کے درمیان جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ بعض مغربی داناؤں نے جن میں امریکہ کے صدر مسٹر ولسن اور سابق صدر ٹافٹ برطانیہ کے سر ایڈورڈ گرے اور لارڈ رابرٹ سیسل فرانس کے ایم لیون بورگائس اور جنوبی افریقہ کے مسٹر سمٹس پیش پیش تھے۔ ایک ایسی متحدہ انجمن بنانے پر پوری توجہ مبذول کردی۔ چنانچہ ۱۰ رجنوری ۱۹۲۰ء کو لیگ آف نیشنز معرضِ وجود میں آئی۔

لیگ آف نیشنز (انجمن اقوام) ایک معاہدہ کی رو سے معرضِ وجود میں آئی۔ جس کی ۲۶ دفعات تھیں۔ اور یہی ۲۶ دفعات معاہدہ وارسیلز کی پہلی ۲۶ دفعات ہیں۔ معاہدہ وارسیلز کے جزو کے طور پر اس معاہدہ پر ۳۱ متحدہ اقوام نے دستخط کئے۔ اس کے علاوہ ۱۳ غیر جانبدار اقوام کو بھی مدعو کیا گیا۔ سب نے اس کو قبول کرلیا۔ لیکن ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔ ایکوے ڈور اور حجاز نے اگرچہ وہ ابتدائی دستخط کنندوں میں سے تھے۔ اس کی تصدیق نہ کی۔ اور اس لئے وہ لیگ کے ارکان نہیں رہے تھے۔ اس طرح شروع میں صرف ۴۲ ارکان تھے۔ لیکن ۱۹۲۴ء تک ارکان کی تعداد ۵۵ ہوگئی۔ اس وقت تک امریکہ جرمنی۔ روس۔ میکسیکو۔ ٹرکی اور مصر داخل نہیں ہوئے تھے۔ جرمنی ۱۹۲۶ء میں شامل ہوا۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ اور نیوزی لینڈ جو برطانیہ سے ملحق آزاد مملکتیں تھیں۔ اور انڈیا بھی لیگ آف نیشنز میں بطور آزاد ارکان کے شامل کرلئے گئے۔ اور انہیں اختیار تھا۔ کہ خواہ برطانیہ کے حق میں یا اس کے خلاف ووٹ دیں۔

لیگ آف نیشنز ایک ٹھوس اقدام تھا۔ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کا جو مدت سے مغربی دانشمندوں کے دل میں دنیا میں امن و سکون قائم کرنے اور جنگ سے خلاصی پانے کے لئے پیدا ہورہا تھا جو ۲۶ دفعات اس معاہدہ میں شامل کی گئیں ان میں تخفیف اسلحہ۔ بعض ملکوں کے اقتصادی حالات درست کرنے اور سائنٹیفک ریسرچ میں رابطہ پیدا کرنے کے متعلق بھی دفعات تھیں۔ الغرض اس میں سب کچھ تھا۔ جو باہمی اتحاد کے متعلق انسان سوچ سکتا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ان اغراض و مقاصد کو عملی جامہ پہنانے میں سخت ناکامی ہوئی۔ جس کی ایک وجہ نہایت نمایاں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ لیگ آف نیشنز کی کرتا دھرتا اقوام کی نیتیں درست نہ تھیں۔ وہ سب کی سب اپنے لئے الضمانت چاہتی تھیں۔ مگر دوسروں کو نگل جانا اور ان کے حصے بخرے کرلینے میں ویسی ہی حریص رہیں۔ جیسی کہ ہمیشہ سے وہ رہی ہیں۔

پھر ان اقوام میں باہمی رقابت اور رشک و حسد اور چھوٹی اقوام سے ناجائز انتفاع کرنے کی وہی پست خیالی لگاتار موجود رہی۔ جو فیصلے کانفرنسوں میں کئے جاتے۔ وہ بظاہر تو بھلے نظر آتے۔ مگر اندر ہی اندر طاقتور اقوام ایک دوسرے کی تباہی کی تدابیر سوچنے میں مصروف رہیں۔ تاآنکہ دوسری عالمگیر جنگ نے وارسیلز معاہدہ کے بلبلہ کو یکدم پھوڑ دیا۔ اور خود بڑی اقوام کے درمیان وہ معرکہ ہوا۔ کہ جس کی تباہ کاریوں کے آثار ابھی تک دنیا میں موجود ہیں۔

دوسری عالمگیر جنگ کے اختتام یا یوں کہنا چاہیئے۔ عارضی صلح کے وقت سے اہنی اقوام نے اقوام متحدہ کے نام سے از سرِ نو ایک انجمن بنائی ہے۔ جس کے بنیادی مقاصد تقریباً وہی ہیں۔ جو لیگ آف نیشنز کے تھے۔ مگر اس دفعہ انجمن کی سرگرمیوں کا میدان پہلے سے وسیع تر ہے۔ لیکن آج بھی وہی عوامل عمل پیرا ہیں۔ جو پہلے تھے۔ صرف ایک فرق نظر آتا ہے۔ اور یہ فرق ایٹم اور ہائیڈروجن بم کی وجہ سے جو خوف ان اقوام کے دلوں میں پیدا ہوگیا ہے۔ اسی کی وجہ سے ہے۔ ورنہ جہاں تک نیتوں کا تعلق ہے۔ اس کی وہی رفتار ہے۔ جو پہلے تھی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ان اقوام کے دل میں جو قیام امن اور سکون کا خیال پیدا ہوا ہے۔ یہ دنیا کی بہتری کا نشان ہے۔ اور جو تدابیر اب تک زیرِ عمل آئی ہیں۔ ان کو بالکل بے فائدہ نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس سے دنیا کو بحیثیت مجموعی بڑی حد تک فائدہ ہی ہوا ہے۔ لیکن جس اصل مقصد کے لئے ایسی متحدہ انجمنیں بنائی جاتی ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ جب تک ہر چھوٹی بڑی قوم بلکہ تمام اقوام کے افراد کی اکثریت مادہ پرستی کی ذہنیت میں تبدیلی نہیں کرتی۔ اس وقت تک وہ پست جذبات اقوام کے دلوں سے نہیں نکل سکتے۔ جن کی وجہ سے تباہی کا خطرہ روز بروز بڑھتا ہی جارہا ہے۔

اگرچہ لیگ آف نیشنز بھی Holy alliance (اتحادِ مقدس) کی طرح ناکام ہوئی۔ اور انجمن اقوام متحدہ بھی شاید جانبر نہ ہوسکے۔ اور اس کا انجام بھی بہت امکان ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ پر ہو۔ لیکن جہاں تک اصل غرض اور مقصد کا بھی تعلق ہے۔ اقوام کے یہ ناکام اقدامات بھی اس لحاظ سے مفید ہیں۔ کہ انسان کے دل میں روز بروز جنگ و جدل کے خلاف جذبات تقویت پذیر ہوتے جارہے ہیں۔ اور اس امر کا امکان زیادہ سے زیادہ ہوتا جارہا ہے۔ کہ تمام اقوام اس صراطِ مستقیم کو پالیں۔ جس میں انسان کی حقیقی نجات ہے۔

ایک رسم الخط

مجوزہ دستور کے مطابق بنگالی اور اردو دونوں کو سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا ہے۔ اگرچہ صحیح بات یہی تھی۔ کہ دونوں صوبوں میں ایک ہی زبان سرکاری ہوتی۔ تاکہ دونوں میں یکجہتی اور یکسانی کی ایک اور مضبوط بنیاد قائم ہوجاتی۔ اور باہمی رابطہ کے امکانات میں ترقی ہوتی۔ لیکن موجودہ حالات میں ایک زبان پر اصرار کرنا کسی طرح جائز نہیں سمجھا جاسکتا تھا۔

جو بنگالی بنگالی کے سرکاری زبان بننے پر زور دیتے رہے ہیں۔ ان کا نقطۂ نظر سمجھنے کی بھی ہمیں ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ اگرچہ مشرقی بنگال اردو سے ناآشنا نہیں ہے۔ اور وہاں بھی بہت سے لوگ نہ صرف اردو جانتے ہیں۔ بلکہ بولتے بھی ہیں۔ اور تحریر و تقریر میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن عوام کی زبان بنگالی ہی ہے۔ اور بنگالی کے سرکاری زبان بننے سے انہیں ضرور کاروباری سہولتیں حاصل ہیں۔ اب جبکہ یہ فیصلہ ہوچکا ہے۔ ہمیں اسے ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کرلینا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ دو زبانی کی وجہ سے جو روکاوٹیں پیدا ہوسکتی ہیں۔ وہ کم سے کم وقت میں دور کی جاسکیں۔

ہماری دانست میں بنگالی اور اردو میں بنیادی فرق نہیں ہے۔ اور دونوں زبانوں کی اصل ایک ہی ہے۔ زیادہ تر لہجہ کا فرق ہے۔ اور یہ بہت ممکن ہے۔ کہ کسی وقت یہ فرق بھی ختم ہوجائے۔ اور دونوں زبانیں ایک ہی زبان میں ڈھل جائیں۔ اور من تو شدم تو من شدی کا معاملہ ہوجائے۔

اس مقصد کے لئے چاہیئے۔ کہ دونوں حصوں میں دونوں زبانوں کی تعلیم دی جائے۔ جہاں اردو فائق ہے۔ وہاں بنگالی کو ثانوی زبان کی حیثیت سے سکھایا جائے۔ اور بالعکس جہاں بنگالی کا رواج ہے۔ وہاں اردو کی تعلیم بھی دی جائے۔ دوسری بات جو اس لحاظ سے بڑی اہم بلکہ اہم ترین ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ بنگالی اور اردو کا رسم الخط ایک کردیا جائے۔ چونکہ دونوں صوبے ایک ہی اسلامی ملک کے حصے ہیں۔ اس لئے عربی رسم الخط اختیار کرنا بہت مناسب ہوگا۔ خواہ نسخ ہو یا نستعلیق۔ ہمیں امید ہے۔ کہ حکومت اس طرف فوری توجہ دیگی۔

زراعت کے گریجوایٹ احباب سے درخواست

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنی تقریر میں مرکز کو ہدایت فرمائی۔ کہ وہ احمدی زمینداروں کی اپنی زمینوں کی پیداوار بڑھانے میں رہنمائی و امداد کرے۔ مرکز اس ارشاد کی تعمیل میں موثر خدمت کے واسطے اپنے زراعت کے ماہرین احباب کے تعاون کا محتاج ہے۔ پس جو دوست زراعت کے گریجوایٹ ہیں۔ وہ اپنے پتوں اور موجودہ کام سے اطلاع دیں۔ تا حسب ضرورت ان کے علم و تجربہ سے استفادہ کیا جاسکے۔

(خاکسار مشتاق احمد باجوہ وکیل الزراعت ربوہ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) یہ عاجز آج کل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان پریشانیوں کو دور فرمائے۔ اور خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار میاں بشیر احمد پاسپورٹ آفیسر حکومت پاکستان کوئٹہ۔

(۲) خاکسار ایک محکمانہ امتحان میں شریک ہورہا ہے۔ اور میرے دو بھائی رشید احمد اور نسیم احمد امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (میاں) غلام احمد لائل پور۔

روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ رجنوری ۱۹۵۶ء

سیرالیون (مغربی افریقہ) کی احمدی جماعتوں کی ساتویں کامیاب سالانہ کانفرنس

تین نئے اسلامی سکول ایک نیا دار التبلیغ اور ایک نیا پرنٹنگ پریس جاری کرنیکا فیصلہ

۱۲۰۰ پونڈ کے وعدے - ۱۰۰ نقد جمع ہوئے

42

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون مشن

سیرالیون احمدیہ مشن کی ساتویں کامیاب سالانہ کانفرنس جماعت کے مرکزی دار التبلیغ بو میں مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر کو منعقد ہوئی جس میں سیرالیون کے طول و عرض سے ۳۵۰ نمائندوں نے شرکت کی۔ نمائندگان کے علاوہ عام اجلاس میں بعض غیر احمدی اور عیسائی چیف بھی شامل ہوئے۔ اور مبلغین سلسلہ اور اکابرین جماعت نے اسلام کی حقانیت اور مختلف مذہبی اور سوشل امور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ہماری دعوت پر بعض غیر احمدی اکابرین نے بھی تقاریر کیں۔ چنانچہ مغربی صوبہ کے جملہ سکولوں کے ایجوکیشن سیکرٹری اور انسپکٹر مسٹر محمد عاشر الکالی صاحب نے سیرالیون میں اسلام کی ابتدا اور مسلمانوں کی موجودہ حالت اور ان کی مذہبی ضروریات پر روشنی ڈالی اور ہماری تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ مسلمانوں میں سے احمدیہ جماعت ہی وہ واحد جماعت ہے۔ جو اس وقت تبلیغ و تربیت کے ذریعہ اسلام کی صحیح رنگ میں خدمت کر رہی ہے۔ اور اسلام کے خلاف عیسائیت کے حملوں اور کوششوں کا تدارک کر رہی ہے۔

اسی طرح بو ڈسٹرکٹ کونسل کے پریذیڈنٹ اور پیرامونٹ چیف مسٹر فوڈے کاٹے نے بھی کانفرنس کے دوسرے دن تشریف لا کر باوجود عیسائی ہونے کے اسلام کی بعض خوبیاں بیان کیں اور احمدیہ جماعت کی تنظیم اور سیرالیون مشن میں تعلیمی مساعی کا ذکر فرمایا کہ میں احمدیہ جماعت کی اس فراخدلی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انہوں نے مجھے باوجود میرے عیسائی ہونے کے اپنے اسلامی جلسے میں شرکت کی نہ صرف دعوت دی ہے بلکہ تقریر کرنے کا بھی موقعہ دیا ہے۔

تیسرا دن مجلس شوریٰ کے اجلاس کے لئے مخصوص تھا۔ جس میں جماعت نے تین مزید سکول کھولنے اور مگبورکا دار التبلیغ نیا تعمیر کرنے نیز ایک نیا مضبوط پرنٹنگ پریس انگلینڈ سے منگوانے کا فیصلہ کیا۔ جس کے لئے ۱۲۰۰ پونڈ کے وعدے ہوئے اور فیصلہ ہوا کہ جماعت کا ہر فرد کم از کم ایک پونڈ ان تحریکات کے لئے ادا کرے۔

مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ بھی جلسہ سے چند دن پہلے سیرالیون پہنچ چکے تھے۔ اور تقریباً تمام اجلاس ان کی صدارت میں ہوئے۔ ان کی سنٹرل تبلیغی سکیم خاکسار نے واضح کی۔ جس کے ذریعہ انشاء اللہ تمام مغربی افریقہ میں وحدت قائم کر کے ایک متحدہ تبلیغی نظام قائم کیا جا رہا ہے۔ اور مغربی افریقہ کے دیگر ممالک میں بھی نئے مشن کھولے جا رہے ہیں۔ جماعت نے مکرم رئیس التبلیغ صاحب کو نہ صرف نہایت محبت و اخلاص سے خوش آمدید کہا۔ اور اطاعت و تعاون کے جذبات کا اظہار کیا۔ بلکہ اس نئی سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے ۸۰ پونڈ کے وعدے کئے۔ جن میں سے ۳۰ پونڈ نقد ادا ہوئے۔ مکرم سیفی صاحب نے اپنی صدارتی تقاریر میں جماعت کو حقیقی رنگ میں احمدی بننے اور جلد از جلد سارے ملک کو اسلام اور احمدیت کے زیر اثر لانے کی تلقین کی۔

کانفرنس کے دوران جماعت کے نام مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ کی طرف سے آمدہ پیغام بھی دو مرتبہ پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں جماعت کو اخلاص اتحاد استقلال اطاعت اور جوش سے اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہو جانے کی تلقین کی گئی تھی۔ جماعت نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ تار ارسال کیا جس میں حضور اقدس سے اپنی عقیدت و محبت کے اظہار کے علاوہ یہ عہد کیا کہ ہم آئندہ پہلے سے زیادہ جوش اور ولولے اور اخلاص و ایثار سے ان ممالک میں اسلام پھیلانے میں کوشاں ہوں گے اور ہر رنگ میں حضور کے اطاعت گزار رہیں گے۔

۱۸ دسمبر کی شام کو کانفرنس بخیر و خوبی دعا پر ختم ہوئی۔ جو مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ نے کرائی۔

منعربی صوبہ کے جملہ سکولوں کے ایجوکیشن سیکرٹری اور انسپکٹر مسٹر محمد عاشر الکالی صاحب نے سیرالیون میں اسلام کی ابتدا اور مسلمانوں کی موجودہ حالت اور ان کی مذہبی ضروریات پر روشنی ڈالی۔ اور ہماری تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ مسلمانوں میں سے احمدیہ جماعت ہی وہ واحد جماعت ہے۔ جو اس وقت تبلیغ و تربیت کے ذریعہ اسلام کی صحیح رنگ میں خدمت کر رہی ہے۔ اور اسلام کے خلاف عیسائیت کے حملوں اور کوششوں کا تدارک کر رہی ہے ÷

احباب کرام سے خاص دُعا کی تحریک

مخلصین جماعت اُمّ مظفر احمد کیلئے درد دل سے دُعا فرمائیں

— رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی —

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے۔ میری اہلیہ یعنی اُمّ مظفر احمد کئی ماہ سے ایک نہایت تکلیف دہ اور اور تشویشناک بیماری میں مبتلا ہیں۔ ان کی بائیں ٹانگ میں ایک خاص قسم کا شدید درد اٹھتا ہے جس کے ساتھ ٹانگ میں تشنج کی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ دن رات کے اکثر حصوں میں بیتاب ہو کر اس طرح کراہتی ہیں کہ دیکھا نہیں جاتا کونین پیدا کرنے والے اور درد کو رد کرنے والے ٹیکوں سے عارضی فائدہ ہوتا ہے۔ مگر اس کا اثر زائل ہونے پر پھر وہی انتہائی درد اور گھبراہٹ کی کیفیت شروع ہو جاتی ہے۔ اس تکلیف میں خود ان پر جو گزرتی ہے۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ تیماردار بھی ان کو دیکھ کر سخت پریشانی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور چونکہ ٹانگ کو دن رات دبانے کی ضرورت رہتی ہے۔ اس لئے دبانے والیاں بھی تھک کر چور ہو جاتی ہیں۔ لاہور کے بیس بیس چوٹی کے ڈاکٹروں اور سرجنوں اور طبیبوں اور ہومیو پیتھیوں نے ان کا معائنہ کیا ہے۔ مگر وہ کسی قطعی تشخیص پر نہیں پہونچ سکے۔ اور نہ ہی اب تک ان کے علاج سے کوئی مستقل افاقہ ہوا ہے۔ لہذا اب ڈاکٹروں کے مشورہ اور حضرت صاحب کی اجازت سے اُمّ مظفر احمد کو کراچی لے جا کر ایک ماہر خصوصی کو دکھانے کی تجویز ہے۔

دوسری طرف میں خود بھی ایک عرصہ سے دل کی بیماری اور اعصابی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ اور اُمّ مظفر احمد کی یہ حالت میری تکلیف اور پریشانی میں اضافہ کر رہی ہے۔ لہذا میں جماعت کے جملہ مخلصین اور اپنے محبین سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ان ایام میں والدہ مظفر احمد کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس تکلیف دہ اور موذی مرض سے نجات دے۔ اور ہماری پریشانی کو دور فرمائے۔ اور مجھے اپنے فضل سے شفا دے کر صحت اور برکت اور خدمت کی زندگی نصیب کرے۔ میں سب احباب کے لئے دُعا گو ہوں۔ اور ان کی دردمندانہ اور مخلصانہ دعاؤں کا طالب۔ ظاہری علاج تو صرف مادی اسباب سے تعلق رکھتا ہے۔ ورنہ حقیقی شافی صرف خدا کی ذات ہے۔ اور اسی کی رحمت پر ہمارا بھروسہ ہے۔

وبرحمتک نستغیث یا ارحم الراحمین

والسلام - خاکسار - مرزا بشیر احمد $\frac{1}{56}$ ۹

اعلان دار القضاء

مکرم ناظر صاحب بیت المال ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم ملک عطاء اللہ صاحب بشیر (ولد ملک سلطان بخش صاحب) ساکن موضع ددھان ضلع سرگودھا کے ذمہ بقایا قرض حسنہ مبلغ ۳۰ روپے (مع ۲-۹-۱ روپیہ خرچ رجسٹری) ایک عرصہ سے چلا آتا ہے دلایا جائے ملک صاحب موصوف سے معمولی طریق سے جواب نہیں لیا جا سکا۔ اس لئے ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۵ یوم تک اس کا جواب دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ — پیروی کے لئے خود یا بذریعہ نمائندہ باقاعدہ بتاریخ $\frac{2}{56}$ ۵ بوقت صبح ۹ بجے دفتر میں پہنچ جائیں۔ — اپنا مکمل ایڈریس ارسال فرمائیں۔

ناظم قضا سلسلہ احمدیہ

جنّت و دوزخ کا اسلامی تخیّل

بعض اعتراضات اور ان کے جواب

—— از مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی لاہور ——

خلود فی الجنۃ اور خلود فی جہنم میں فرق

پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ دونوں کے متعلق خالدین فیہا کے الفاظ آتے ہیں۔ لیکن جہاں جنت کے ساتھ خالدین فیہا کے الفاظ آئے ہیں۔ وہاں اسکے معنے ہمیشہ رہنے کے کئے جاتے ہیں۔ لیکن جہاں دوزخ کے ساتھ یہ الفاظ آئے ہیں۔ وہاں صرف قیام کے معنے کئے جاتے ہیں یہ فرق کیوں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ خلود کے دو معنے ہیں۔ ایک حقیقی دوام اور دوسرے لمبا قیام۔ ان دونوں میں سے کسی ایک معنی کی تخصیص قرینہ سے ہوگی تنہا خالدین کے لفظ سے ابدیت کا مفہوم ظاہر نہیں ہوگا۔ جب تک اس کے ساتھ کوئی اور قرینہ موجود نہ ہو۔ جو دوام کے معنے کی تخصیص کردے۔ جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جہاں جہاں اہل جنت کے لئے خالدین کا لفظ آیا ہے۔ وہاں ایسا قرینہ موجود ہے۔ جو دوام کے معنے کی تخصیص کردیتا ہے۔ لیکن اہل دوزخ کے ذکر میں کہیں ایسا قرینہ نہیں پایا جاتا جس سے دوام کے معنے کی تخصیص ہوسکے۔ اس لئے وہاں اس کے معنے صرف یہ ہوں گے کہ دوزخی ایک لمبے عرصہ کے لئے دوزخ میں رہیں گے۔

دوزخ کے عدم دوام کی تصریح نہ کرنے کا سبب

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر در حقیقت دوزخ کی انتہا ہے۔ تو پھر اشارات و کنایات کی بجائے صاف الفاظ میں اس کی تصریح کیوں نہ کردی گئی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر ایسا کردیا جاتا۔ تو کفار اور مشرکین میں اپنی اصلاح کی بجائے خودسری پیدا ہوجاتی اور وہ یہ سمجھ کر کہ ایک نہ ایک دن تو انہیں دوزخ سے رہائی مل ہی جائے گی۔ کلام الٰہی سے استہزا میں اور زیادہ بڑھ جاتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ایسے الفاظ میں دوزخ کے عذاب کا ذکر کیا جس میں اس کی ہولناکی کی شدت نمایاں ہوجاتی ہے۔ لیکن دوزخ کے عدم انقطاع کا ذکر نہ کرکے انہیں یک گونہ اپنے سے ناامید بھی نہیں ہونے دیا۔ اور امید و بیم کی حالت میں رکھ کر اپنے سامنے جھکنے اور محبت کرنے کا جذبہ بھی پیدا کردیا۔

تھوڑی دیر کے گناہ کی لمبی سزا کیوں؟

ایک سوال یہ ہے کہ انسان دنیا میں جو گناہ کرتا ہے۔ وہ تھوڑی دیر میں ختم ہوجاتا ہے۔ پھر اس کی سزا اتنی لمبی کیوں رکھی گئی ہے جو کروڑہا سال تک پہونچتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم دنیا میں ہی دیکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص چوری کرتا ہے۔ بظاہر یہ فعل چند منٹوں کا ہوتا ہے۔ لیکن اس کی سزا بعض اوقات کئی کئی سال قید کی صورت میں دی جاتی ہے۔ جب دنیا میں تھوڑی دیر کے جرم کی سزا لمبی دی جاسکتی ہے۔ تو آخرت میں کیوں نہیں دی جاسکتی۔

اسی سوال پر ہم ایک اور نقطہ نظر سے غور کرتے ہیں پہلے ہم بیان کرچکے ہیں کہ دوزخ کی حیثیت شفاخانہ کی سی ہے۔ ہم اپنے گردوپیش پر نظر دوڑا کر دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان ذرا سی بے احتیاطی کرتا ہے۔ لیکن اس کا خمیازہ اسے طویل ترین بیماریوں کی صورت میں ملتا ہے۔ اور سالہا سال کی دوا دارو کے بعد انسان اچھا ہوتا ہے۔ یہی حال روحانی بیماریوں کا ہے۔ وہ بھی طویل عرصہ کے علاج معالجہ کے بعد جو دوزخ میں کیا جائے گا اچھی ہوں گی۔

کیا ہر فرد بشر کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی بعض آیات سے بظاہر طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں ہر جن و انس دوزخ میں داخل ہوگا۔ مثلاً لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین (سجدہ ع ۲) یعنے میں تمام جن و انس سے دوزخ کو بھر دوں گا۔ ایک اور جگہ فرمایا وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا۔ یعنے ہر شخص جہنم پر وارد ہوگا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے طے شدہ بات ہے

ان آیات سے لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ شاید خدا تعالیٰ نے یہ قطعی فیصلہ کردیا ہے۔ کہ تمام جن و انس بلا استثنٰی جہنم میں جائیں گے۔ حالانکہ یہ بات صریحاً غلط ہے ان آیات کے ایک تو معنے یہ ہیں کہ کفار اور مشرکین جن کا ذکر ان آیات سے پہلے کیا گیا ہے۔ وہ سب دوزخ میں جائیں گے۔ دوسرے معنے یہ ہوسکتے ہیں کہ جنت کے لئے بھی دوزخ میں سے ہوکر راستہ نکلتا ہے۔ اس دوزخ سے مراد خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی دوزخ نہیں۔ بلکہ محض تکالیف ہیں۔ جو انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں برداشت کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ دوزخ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی دوزخ دوسرے وہ دوزخ جو انسان خود اپنے نفس کو کچلنے کے لئے دنیا میں تیار کرتا ہے یعنے ایک دوزخ انسان خود بناتا ہے۔ اور ایک دوزخ خدا تعالیٰ بناتا ہے۔ جو دوزخ خدا تعالیٰ بناتا ہے۔ وہ اس کی ناراضگی پر دلالت کرتی ہے۔ اور جو دوزخ انسان خود اپنے نفس کو کچلنے کے لئے تیار کرتا ہے۔ (اگرچہ وہ ظاہر میں دوزخ معلوم ہوتی ہے لیکن اصل میں وہ جنت ہوتی ہے) وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی پر دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ انسان خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے خود اپنے اوپر اسے وارد کرلیتا ہے۔

پس ان آیات کے یہی معنے ہوئے کہ ہر انسان کو دوزخ میں سے ہوکر گزرنا پڑے گا۔ خواہ وہ دوزخ انسان اصلاح نفس کے لئے خود تیار کرے۔ یعنے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالے قربانیاں کرے۔ اپنی زبان کو روکے۔ اور اپنے نفس کو شہوات سے روکے۔ اور خواہ اس دوزخ میں سے گزرنے کے لئے تیار ہوجائے۔ جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی دوزخ ہے۔

کیا ہر بدی کے بدلہ میں انسان کو جہنم میں گرایا جائیگا؟

آخری سوال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ (زلزال) جو شخص رائی کے برابر بھی نیکی کرے گا۔ آخرت میں اسے دیکھے گا۔ اور جو شخص رائی کے برابر بھی بدی کرے گا۔ وہ بھی آخرت میں اسے دیکھے گا۔ یہ امر ناممکن ہے کہ انسان سے غلطیاں صادر نہ ہوں۔ انسان غلطی کا پتلا ہے۔ اگر ہر غلطی ریکارڈ ہونے لگی۔ تب تو جنت کا حصول ہر شخص کے لئے ناممکن ہوجائیگا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ ہر بدی کے بدلہ میں انسان کو جہنم میں گرایا جائے گا۔ بلکہ جتنی نیکیاں اور بدیاں وہ کرے گا ان ہی کے مطابق جنت میں اس کا درجہ متعین کیا جائے گا۔ کم بدیوں والے کا درجہ زیادہ بلند ہوگا۔ اور زیادہ بدیوں والے کا درجہ کم بلند ہوگا انسان دوزخ کا مستحق اسی وقت ہوگا۔ جب اس کی غلطیاں اور بدیاں اتنی زیادہ ہوجائیں گی

(باقی دیکھیں صفحہ ۶)

الفضل سے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الفضل کی توسیع اشاعت کے بارہ میں فرمایا تھا۔

"سب سے پہلے میں الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔ الفضل سلسلہ کا اہم آرگن ہے۔ جو دوستوں کا مرکز کے ساتھ تعلق قائم رکھتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کل کہا تھا۔ اول تو دوستوں کو کثرت کے ساتھ بار بار ربوہ آنا چاہیئے۔ اگر وہ نہ آسکیں۔ تو پھر الفضل ایک ایسا ذریعہ رہ جاتا ہے جس سے مرکز کے ساتھ وہ اپنا تعلق اور رابطہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور اگر الفضل بھی وہ نہ خریدیں۔ تو پھر مرکز سے وہ بالکل علیحدہ اور بے تعلق ہوجاتے ہیں۔ پس دوست الفضل کی اشاعت بڑھانے کی خصوصیت کے ساتھ کوشش کریں۔ خود بھی خریدیں اور دوسروں کو بھی خریدنے کی تحریک کریں۔"

احباب کرام اپنے مقدس آقا کے فرمان کے پیش نظر اخبار الفضل کی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ دیں۔ اور اخبار خرید کر اپنا تعلق اور رابطہ مرکز سے مضبوط کریں۔

مینیجر روزنامہ الفضل

۸ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک وعدہ کرنیوالی جماعتیں اور اُنکے کارکنان کی فہرست

آج کے اخبار الفضل میں "دفتر وکیل المال تحریک جدید" ۸ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک وعدے کرنے والی جماعتوں اور ان کے کارکنان کے نام "شکریہ" کے ساتھ جزاکم اللہ احسن الجزاء کا ہدیہ پیش کرتے ہوئے شائع کر رہا ہے۔ پہلی فہرست ۷ دسمبر تک کی جو ۱۳ دسمبر کے اخبار میں شائع ہوئی وہ اور یہ فہرست اُسی ترتیب سے ہے جس ترتیب سے وعدے دفتر میں پہنچے۔ خواہ حضرت اقدس کے حضور سے یا براہ راست دفتر میں آئے ہوں۔ اس فہرست پر بھی جن جماعتوں نے بہ حیثیت جماعت اپنا وعدہ ڈیوڑھا کیا ہے۔ اُن پر نشان "×" دے دیا ہے۔ باقی جماعتوں کے وعدے گذشتہ سال سے تو بے شک اضافہ سے ہیں۔ لیکن امیر یا صدر جماعت اور ان کے رفقاء پر یہ ذمہ واری تھی اور ہے کہ ہر جماعت اپنا وعدہ ڈیوڑھا کرے تا اس سال کے وعدے گذشتہ سال سے ڈیوڑھے ہو جائیں ——— چونکہ اکثر جماعتوں کے وعدے ڈیوڑھے نہیں ہوئے۔ اس لئے ایسی جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے فرض کو سمجھیں اور ہر احمدی کو شامل کریں۔ اور ساتھ ہی اس کے اہل و عیال کو بھی۔ اگر اس پر ہر جماعت عمل کرے تو بفضل خدا اُن کے وعدے بہ حیثیت جماعت یقیناً ڈیوڑھے ہو جائیں گے۔ ریکارڈ کے مطابق جماعتوں میں ایسے احباب ہیں جن کے وعدے گذشتہ سال تھے مگر اس سال ابھی نہیں آئے۔

جو احباب گذشتہ سال شامل تھے لیکن اس سال ابھی شامل نہیں ہو سکے۔ ان کو بھی شامل کریں۔

اور ان کو بھی شامل کیا جائے جو گذشتہ سالوں میں شامل نہ ہوئے تھے لیکن اس سال میں اُن کو تحریک جدید کی ضرورت اور اہمیت بتا کر شامل کیا جائے۔

جو لوگ باقاعدہ جماعت میں شامل نہیں مگر وہ چاہتے ہیں کہ اشاعت اسلام میں جو بیرون ممالک میں ہو رہی ہے حصہ لیں۔ اُن کو بھی شامل کیا جائے۔ خواہ وہ ایک پیسہ ہی دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بڑھانے کی توفیق بخش دے گا۔ پس جن جماعتوں کے وعدے ڈیوڑھے یا اس سے زیادہ نہیں ہوئے۔ وہ فوری توجہ فرما کر اپنی فہرست مکمل کر لیں۔ لیکن مغربی پاکستان کی جماعتوں یا براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کی وعدوں کی فہرست **۳۱ جنوری** تک مکمل ہو جانی چاہیئے۔ کیونکہ یہ آخری میعاد ہے۔ ہر جماعت کو جن کے وعدوں میں کمی ہے یا جن کے وعدے ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچے۔ اُن کو پوری توجہ دے کر آخری میعاد سے پہلے اپنی فہرست مکمل کر لینا ضروری ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

نمبر شمار	نام جماعت احمدیہ	نام کارکنان
۱	پاکپتن ضلع منٹگمری	مکرم ماسٹر اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال
×۲	ملہو کے ،، سیالکوٹ	،، کمال دین صاحب ،، ،،
۳	کوٹ مومن ،، سرگودھا	،، شیخ دوست محمد صاحب ،، ،،
۴	باڑیانوالہ ،، شیخوپورہ	،، سید لال شاہ صاحب امیر جماعت و حکیم عبدالرحمن صاحب دیہاتی مبلغ
۵	بلہڑکے ،، ،،	،، ،، ،، ،، ،،
۶	عارف والا ،، منٹگمری	،، عزیز اللہ صاحب پریذیڈنٹ۔ ماسٹر چراغ دین صاحب سیکرٹری مال
۷	میانوالی شہر	،، ایم عبدالرحمن صاحب امیر جماعت۔ عبدالقدیر صاحب ،،
۸	روہڑی۔ سندھ	،، سید محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ
۹	سکردو۔ سرحد	،، محمد یوسف صاحب
۱۰	کوٹ فرزند علی۔ بہاولپور	،، عبدالعزیز صاحب پریذیڈنٹ۔ عبدالرحمن صاحب سیکرٹری مال
×۱۱	چک ۱۱۲ ضلع لائلپور	،، عبدالستار صاحب سیکرٹری مال
۱۲	مالوکے بھگت ،، سیالکوٹ	،، محمد یوسف صاحب ،،
۱۳	تپوکی منڈی ،، لاہور	،، اللہ دتہ صاحب ،،
۱۴	بن باجوہ ،، سیالکوٹ	،، چوہدری محمد دین صاحب پریذیڈنٹ
۱۵	بھڑتانوالہ ،، ،،	،، ،، اللہ دتہ صاحب ،،
۱۶	بھوپال والہ ،، ،،	،، بابو فضل احمد صاحب پریذیڈنٹ۔ نور محمد صاحب سیکرٹری مال
۱۷	کلاسوالہ ،، ،،	،، چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت منشی خادم علی صاحب ،، ،،
۱۸	باٹا پور ،، لاہور	،، چوہدری عبدالعزیز صاحب ،، ،،
۱۹	مگھیانہ ،، جھنگ	،، شیخ محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت ماسٹر محمد رمضان صاحب ،، ،،
۲۰	ترکھا ،، گجرات	،، میاں خاں صاحب پریذیڈنٹ
۲۱	بہاول نگر۔ بہاولپور	،، میاں دوست محمد صاحب ،، ،،
۲۲	طالب آباد۔ سندھ	،، عبدالحمید صاحب سیکرٹری تحریک جدید
۲۳	چک ۱۹۵ ر۔ب ضلع لائلپور	،، چوہدری غلام مہدی صاحب پریذیڈنٹ و بشیر احمد صاحب ،، ،،
۲۴	سرائے نورنگ۔ بنوں	،، سید ہبۃ اللہ صاحب ،، ،،
۲۵	چک ۱۲۲ ے۔بی بہاولپور	،، چوہدری فضل محمد صاحب سیکرٹری مال
۲۶	چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا	،، ،، عبدالحی صاحب ،، ،،
۲۷	چک ۴۴۹ گ۔ب ،، ،،	،، فیض احمد صاحب پریذیڈنٹ
۲۸	لاٹھیانوالہ ،، لائلپور	،، سردار علی صاحب سیکرٹری مال
۲۹	واہ کیمپ ،، اٹک	،، سید محمد صاحب ،، ،،
۳۰	خوشاب۔ ضلع سرگودھا	مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب سیکرٹری مال
۳۱	عزیز پور ڈوگری ،، سیالکوٹ	،، چوہدری محمد ابراہیم صاحب ،،
۳۲	سیالکوٹ شہر	،، بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت چوہدری اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال ،، محمد احمد صاحب قمر سنوری
۳۳	بھڈال۔ ضلع	،، چوہدری چراغ الدین صاحب پریذیڈنٹ
۳۴	جامعہ نصرت۔ ربوہ	مکرمہ اُستانی سردار بیگم صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ
۳۵	گنجے چک ضلع گوجرانوالہ	مکرم ماسٹر علی محمد صاحب ولد فتح محمد صاحب
۳۶	ترگڑی ،، ،،	،، محمد جمال صاحب پریذیڈنٹ۔ ملک محمد دین صاحب سیکرٹری مال
۳۷	اسلام پور۔ سندھ	،، چوہدری عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال
۳۸	گوٹھ رحمت علی۔ ،،	،، ناصر احمد صاحب سابق دیہاتی مبلغ
۳۹	نواں کوٹ احمدیاں ،،	،، ،، ،، ،،
۴۰	راجہ جنگ ضلع لاہور	،، خلیل احمد صاحب سیکرٹری مال
۴۱	چک ۹۳ ف بہاولنگر۔ بہاولپور	،، رحمت علی صاحب ،، ،،
۴۲	چک ۱۶۹ ۷۔R بہاولنگر ،،	،، محمد شفیع صاحب ،، ،،
۴۳	× ایبٹ آباد و ہزارہ	،، غلام اللہ صاحب امیر جماعت۔ محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال
۴۴	چک ۵۹۱ گ۔ب گنگاپور ضلع لائلپور	،، چوہدری محمد اسحٰق صاحب پریذیڈنٹ۔ نذیر احمد صاحب ،، ،،
۴۵	× چک ۱۸ جنوبی ،، سرگودھا	،، ،، فضل الرحمن صاحب پریذیڈنٹ
۴۶	رلیوکے ،، سیالکوٹ	،، ،، جان محمد صاحب پریذیڈنٹ۔ چوہدری شرف دین صاحب ،، ،،
۴۷	چک ۳۳۴ دھیر دکے ،، لائل پور	،، ،، احمد دین صاحب پریذیڈنٹ۔ ،، مبارک علی صاحب ،، ،،
۴۸	چک ۳۱۲ کتھووالی ،، ،،	،، ،، سردار خاں صاحب پریذیڈنٹ
۴۹	قلعہ صوبا سنگھ ،، سیالکوٹ	،، ،، محمد عبداللہ صاحب پریذیڈنٹ۔ چوہدری محمد امین صاحب ،، ،،
۵۰	جہاری پور کتھووالی ،، ،،	،، ،، ظہور دین صاحب ،، ماسٹر حمید اللہ صاحب ،، ،،
۵۱	نارائن گنج۔ مشرقی پاکستان	،، احسان اللہ صاحب پریذیڈنٹ
۵۲	چک ۱۶۶ ڈیرہ نواب۔ بہاولپور	،، میاں نواب الدین صاحب سیکرٹری مال
۵۳	منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ	،، شیخ بشیر احمد صاحب آزاد امیر جماعت
۵۴	چک ۲۱۹ ،، لائلپور	،، چوہدری نواب دین صاحب پریذیڈنٹ ،، شمس الدین صاحب سیکرٹری مال
۵۵	جوہی۔ سندھ	
۵۶	لاہور چھاؤنی	،، چوہدری بدر عالم صاحب ،، ،،
۵۷	کنری۔ سندھ	،، ولایت محمد صاحب ،، ،،

نمبر شمار	نام جماعت احمدیہ	نام کارکنان
۵۸	پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ	مکرم میاں محمد اکمل صاحب سیکرٹری مال
۵۹	دادو - سندھ	" حافظ عبدالحکیم صاحب پریذیڈنٹ - چاند حسین صاحب سیکرٹری مال
۶۰	بلانی ضلع گجرات	" حاکم خاں صاحب پریذیڈنٹ - صفدر علی صاحب " "
۶۱	پبی - سرحد	" حکیم فضل محمد صاحب سیکرٹری مال
۶۲	کرم پورہ - ضلع شیخوپورہ	" سید لال شاہ صاحب امیر جماعت
۶۳	میاں چنوں " ملتان	" چوہدری برکت علی صاحب سیکرٹری مال
۶۴	چک ۱۶۴/۶ " لائلپور	" " علی احمد صاحب " "
۶۵	چک ۳۳۲ " "	" " محمد ابراہیم صاحب رشید " "
۶۶	ٹانک " ڈیرہ اسمٰعیلخاں	" صلاح الدین صاحب کلرک فرنٹیئر کنسٹیبلری
۶۷	لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ شہر	مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ سیکرٹری
۶۸	چک ۱۲ جلیکے ضلع شیخوپورہ	مکرم غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ
۶۹	منٹگمری شہر	" نذیر احمد خاں صاحب سیکرٹری مال
۷۰	× چک ۳۰۶ ضلع لائلپور	" سید اقبال حسین صاحب انگلش ٹیچر
۷۱	چک ۵۵/۵۶۹ گ ب " "	" ماسٹر عاشق محمد صاحب پریذیڈنٹ
۷۲	چٹھہ ڈیرانوالی " "	" عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تبلیغ - مستری سلطان احمد صاحب
۷۳	کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ	" چوہدری عنایت اللہ صاحب پریذیڈنٹ چوہدری فیض احمد صاحب
۷۴	چنگا بنگیال " راولپنڈی	" غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ - منشی نتھے خاں صاحب سیکرٹری مال " " "
۷۵	قائد آباد " سرگودھا	" فٹر نور محمد صاحب " " "
۷۶	جہور " سیالکوٹ	" محمد اسلم صاحب پریذیڈنٹ
۷۷	چک ۳۳ جنوبی " سرگودھا	" چوہدری بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ - چوہدری حشمت علی صاحب سیکرٹری مال
۷۸	ڈیرہ اسماعیل خاں	" شیخ صدیق احمد صاحب " " "
۷۹	محمد نگر لاہور	" قریشی عبدالغنی صاحب " " "
۸۰	لیہ ضلع مظفرگڑھ	" چوہدری فضل الرحمٰن صاحب
۸۱	چک ۶ ر ب کھیم سنگھ والا ضلع لائلپور	" چوہدری ناظر علی صاحب سیکرٹری مال
۸۲	چک ۹۸ گ ب نرائن گڑھ " "	" مہر خاں صاحب پریذیڈنٹ - عبدالحی صاحب
۸۳	نوکوٹ } سندھ	" احمد دین صاحب امیر جماعت } سعید احمد صاحب
۸۴	منصور آباد } سندھ	حیدرآباد ڈویژن } شریف احمد صاحب
۸۵	ماہنگا جانگریاں ضلع سیالکوٹ	" عبدالکریم صاحب جنرل سیکرٹری
۸۶	عملہ خلافت لائبریری ربوہ	" مولوی محمد صدیق صاحب انچارج
۸۷	وسن کے چلکے ضلع سیالکوٹ	" محمد شریف صاحب سیکرٹری مال
۸۸	× کوہ مری	" محمد حنیف صاحب " "
۸۹	چک ۶۹ گ ب ضلع لائلپور	" عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ
۹۰	شیخ پور " گجرات	" چوہدری نادر علی صاحب "
۹۱	چک ۵۵۹ گ ب " لائلپور	" " عطاء اللہ صاحب سیکرٹری مال
۹۲	× باروملہی " سیالکوٹ	" ڈاکٹر نورالدین صاحب پریذیڈنٹ
۹۳	چک ۱۰۹ ر ب روڈا ضلع لائلپور	" علی احمد صاحب سیکرٹری مال
۹۴	اوکاڑہ ضلع منٹگمری	" حاکم علی صاحب " "
۹۵	چک ۹۸ ج ب سرشمیر روڈ ضلع لائلپور	" مولوی نظام الدین صاحب پریذیڈنٹ
۹۶	پیر محل " "	" چوہدری عبدالغنی صاحب صراف سیکرٹری مال
۹۷	ہرالی والا " گوجرانوالہ	" اشرف علی صاحب ہیڈ ماسٹر
۹۸	چک ۹۸ گ ب " لائلپور	" مہرالدین صاحب پریذیڈنٹ - حیات محمد صاحب سیکرٹری مال
۹۹	صدر گوگیرہ " منٹگمری	" عبدالحق صاحب پریذیڈنٹ
۱۰۰	محمود آباد اسٹیٹ - سندھ	" سید عابد حسین صاحب پریذیڈنٹ
۱۰۱	سلیم پور ضلع سیالکوٹ	" محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ - محمد اکبر صاحب سیکرٹری مال
۱۰۲	ایمن آباد " گوجرانوالہ	" حکیم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب "طبیہ عجائب گھر"
۱۰۳	پنج ہتھ " "	" محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال
۱۰۴	چک ۳۷ جنوبی سرگودھا	" چوہدری جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ

نمبر شمار	نام جماعت احمدیہ	نام کارکنان
۱۰۵	چک ۹۶/۱۲.۵.ل ضلع منٹگمری	مکرم فتح محمد صاحب پریذیڈنٹ
۱۰۶	کنجروڑ " سیالکوٹ	" مولوی عبدالمجید صاحب
۱۰۷	بارموسیٰ " گجرات	" میاں اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال
۱۰۸	چک ۲۸ " "	" منشی محمد عبداللہ صاحب " "
۱۰۹	چک ۸۹ ج ب " لائلپور	" چوہدری رحمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ
۱۱۰	× دواکھڑی چک ۲۸۱ ج ب " لائلپور	" " عبدالغنی صاحب پریذیڈنٹ - سید عنایت حسین صاحب سیکرٹری مال
۱۱۱	لجنہ اماء اللہ ڈب چارسدہ ضلع پشاور	مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ
۱۱۲	لودھراں ضلع ملتان	مکرم محمد سلیم صاحب پریذیڈنٹ
۱۱۳	ماڈل ٹاؤن لاہور	" محمد شریف صاحب خالد
۱۱۴	مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا	" محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری مال
۱۱۵	چک ۹۷ شمالی " "	" حافظ فیض احمد صاحب

مبارک وہ جو اشاعت اسلام میں حصہ لے کر فائدہ اٹھائے

"اگر تمہارا ایمان مضبوط ہے۔ تو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو۔ کہ کئی قومیں بعد میں آئیں گی۔ اور یہ بوجھ اُٹھائیں گی۔"

"لیکن آج ہم اکیلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر تیر کھا رہے ہیں۔"

"حقیقت یہی ہے۔ کہ وہ شخص جو اس وقت اس قربانی میں حصہ لیتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک ایسے ہی مقام پر کھڑا ہے۔ جس مقام پر حضرت طلحہ رضؓ جنگِ اُحد کے موقعہ پر کھڑے تھے۔"

"آج بھی اسلام پر دشمن کی طرف سے تیر پڑ رہے ہیں۔ جو شخص اشاعت اسلام میں حصہ لیتا ہے۔ وہ اپنی چھاتی پر تیر کھاتا ہے۔ اور وہ اُس مقام پر کھڑا ہے جس پر حضرت طلحہ رضؓ کھڑے تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق فرما رہے تھے کہ تجھ پر میرے ماں اور باپ قربان۔ تُو اور قربانی کر۔"

"یاد رکھو! یہ خوش قسمتی کے دن کبھی کبھی آتے ہیں اور کسی کسی قوم کو ملتے ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اِن دنوں سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مبارک ہیں وہ لوگ جو اس خدمت کو انعام سمجھیں نہ کہ بوجھ۔"

آپ کو اللہ تعالےٰ نے یہ مبارک اور بابرکت موقعہ عطا فرمایا ہے۔ کہ آپ تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت میں جو بیرونی ممالک میں تحریک جدید کی طرف سے ہو رہی ہے۔ اس میں اپنا اور اپنے اہل و عیال کا حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید

نمبر شمار	نام جماعت احمدیہ	نام کارکنان
۱۱۶	ٹوپی ضلع مردان	مکرم صوبیدار عبدالرشید خاں صاحب
۱۱۷	بنوں	" نوابزادہ محمد امین صاحب امیر جماعت - علی شیر خاں صاحب محصل
۱۱۸	مرالہ پنڈی لالہ ضلع گجرات	" علی محمد صاحب سیکرٹری مال
۱۱۹	موسے والہ " سیالکوٹ	" عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ
۱۲۰	لبے " "	" ثناء اللہ صاحب " محمد رمضان صاحب سیکرٹری مال
۱۲۱	داؤد خیل " میانوالی	" فضل الرحمٰن صاحب سعید سیکرٹری مال
۱۲۲	چک ۳۲۷/H.R بہاولنگر	" چوہدری فتح الدین صاحب " "
۱۲۳	چک ۹/A محمود آباد ضلع ملتان	" " سراج دین صاحب پریذیڈنٹ
۱۲۴	کوٹ رتہ ضلع گوجرانوالہ	" فضل کریم صاحب
۱۲۵	ملیانوالہ " سیالکوٹ	" مولوی فضل الدین صاحب لدھیانوی
۱۲۶	کالا گوجراں " جہلم	" چوہدری عبدالقیوم صاحب سیکرٹری مال
۱۲۷	بوگرا مشرقی پاکستان	" مولوی مبارک علی صاحب پریذیڈنٹ
۱۲۸	بیگم کوٹ - ضلع شیخوپورہ	" حکیم مولوی نظام الدین صاحب

نمبر شمار	نام جماعت احمدیہ	نام کارکنان
۱۲۹	پیرو چک ضلع سیالکوٹ	مکرم منشی امیر محمد صاحب
۱۳۰	بھکر " میانوالی	" ماسٹر نور محمد صاحب خالد
۱۳۱	چک ۹۱/E.B " ملتان	" چوہدری محمد علی صاحب پریذیڈنٹ ۔ چوہدری سلطان علی صاحب سیکرٹری مال
۱۳۲	گوجرہ " لائلپور	" ماسٹر عطاء حسین صاحب سیکرٹری مال
۱۳۳	چک ۸۸ ج ب " "	" چوہدری بوٹے خاں صاحب " "
۱۳۴	چاہ بھاگووالہ " ملتان	" عبد اللطیف خاں صاحب پریذیڈنٹ
۱۳۵	بھملہ " گجرات	" سید محمد یوسف صاحب "
۱۳۶	دھیر کے کلاں " "	" غلام حیدر صاحب سیکرٹری مال
۱۳۷	چک ۱۱۶ شمالی " سرگودھا	" سید خادم حسین صاحب پریذیڈنٹ
۱۳۸	کلسیاں " شیخوپورہ	" میاں تاج الدین صاحب سیکرٹری مال
۱۳۹	کھاریاں " گجرات	" عبد اللہ خاں صاحب " "
۱۴۰	سماعیلہ " "	" شریف احمد صاحب " "

۱۴۱ **کراچی** :- ذیل کے احباب کرام نے خاص توجہ سے وعدے لینے میں کام کیا ہے اور وعدوں کو ڈیوڑھا کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور کامیاب فرمائے۔ آمین

(۱) مکرم چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت (۲) شیخ رحمت اللہ صاحب نائب امیر (۳) چوہدری احمد مختار صاحب (۴) مولوی عبد الواحد صاحب میرٹھی۔ (۵) محمود احمد صاحب ٹھیکیدار (۶) مرزا عبد اللطیف صاحب مبلغ (۷) اخوند فیض احمد صاحب (۸) شیخ عبد الوہاب صاحب سیکرٹری مال مرکزیہ (۹) محمد شفیع صاحب پریذیڈنٹ گولی مار (۱۰) مرزا نذیر احمد صاحب (۱۱) چوہدری عبد الشکور صاحب (۱۲) عبد الخالق صاحب لدھیانوی (۱۳) ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب رانجھا حلقہ ماڑی پور (۱۴) عبد المومن صاحب حلقہ منوڑہ (۱۵) محمد شریف صاحب حلقہ سعید منزل (۱۶) چوہدری ناصر احمد صاحب ڈرگ روڈ (۱۷) ملک جلال دین صاحب (۱۸) " فیض عالم صاحب (۱۹) مرزا احسان الحق صاحب (۲۰) چوہدری عبد الحق صاحب وزک سیکرٹری تحریک جدید

(یہ سب دوست ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر جدوجہد کر رہے ہیں کہ تحریک جدید کے وعدے گذشتہ سال سے ڈیوڑھے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت میلوں میں ہے اور اس کا اکثر حصہ متوسط درجہ کا ہے جو پہلے بھی شاندار قربانی کرتا آرہا ہے۔ لیکن اب ڈیوڑھا کرنے کے لئے احباب کرام اپنی سابقہ شاندار قربانی کو غیر معمولی اور نمایاں شکل میں تبدیل کر رہے ہیں۔ تا وعدے ڈیوڑھے ہو جائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس جماعت کے عہدہ داران اور احباب کرام کے لئے خاص طور پر حضرت اقدس کے حضور درخواست دعا ہے۔ اسی طرح دوسری شہری بڑی جماعتوں کو بھی اپنے وعدوں پر نظر ثانی کر کے کراچی کی طرح ڈیوڑھے کرنے کی جدوجہد کرنا چاہیئے۔ وکیل المال تحریک جدید)

نمبر شمار	نام جماعت احمدیہ	نام کارکنان
۱۴۱	گدیاں کوٹ ٹبا ضلع سیالکوٹ	مکرم چوہدری فیض احمد صاحب پریذیڈنٹ
۱۴۲	گوٹھ چوہدری نتھے خاں سندھ	" " نبی احمد صاحب چیمہ سیکرٹری مال
۱۴۳	چوہڑ منڈا ضلع سیالکوٹ	" امام دین صاحب " "
۱۴۴	چک ۱۲۷ ر ب اہلپور " لائلپور	" چوہدری بشیر احمد خانصاحب " "
۱۴۵	اکال گڑھ " گوجرانوالہ	" " غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ
۱۴۶	ماہنی سیال " ملتان	" مولوی عبد القادر صاحب
۱۴۷	احمد آباد " سیالکوٹ	" جلال احمد صاحب
۱۴۸	سعد اللہ پور " گجرات	" غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ
۱۴۹	رسولپور بھلیاں " سیالکوٹ	" چوہدری علی احمد صاحب سیکرٹری مال
۱۵۰	× کڑیانوالہ " گجرات	" محمد اشرف صاحب " "

نمبر شمار	نام جماعت احمدیہ	نام کارکنان
۱۵۱	چک ۲۹۲ R.B ذخیرہ رامپور ضلع شیخوپورہ	مکرم چوہدری غلام محی الدین صاحب
۱۵۲	× چک ۳۰/۱۱.L " منٹگمری	" " نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ ۔ محمد علی صاحب سیکرٹری مال
۱۵۳	سرائے عالمگیر " گجرات	" " برکت علی صاحب سیکرٹری مال
۱۵۴	× چک ۹۸ شمالی " سرگودھا	" " غلام محی الدین صاحب پریذیڈنٹ
۱۵۵	چک ۴۴ ب " "	" " عبد الرب صاحب سیکرٹری مال
۱۵۶	× چک ۱۰/63 " شیخوپورہ	" صوبیدار دلاور احمد علی خاں صاحب سیکرٹری مال
۱۵۷	تولیکی کاموکی " گوجرانوالہ	" چوہدری نصر اللہ خاں صاحب " "
۱۵۸	گھرپامنٹریکی بیریلا " سیالکوٹ	" " نیاز محمد صاحب پریذیڈنٹ
۱۵۹	× چک ۳/۵۳ بچیکی " شیخوپورہ	" حافظ محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال
۱۶۰	عالم گڑھ " گجرات	" سخی محمد صاحب پریذیڈنٹ
۱۶۱	× چک ۳۲/۹۰ P " رحیم یارخاں	" عبد الرحمن صاحب سیکرٹری مال

اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ
تحریک جدید میں حصّہ لینا ہے

" خدا تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ اُن کو جنّت دے گا "

" اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے تا تم خدا سے جنّت مانگ سکو "

" اگر تم سمجھتے ہو کہ جنّت کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے تو اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ تم تحریک جدید میں حصّہ لو "

" تکالیف اور مشکلات آتی ہیں تو آنے دو۔ لیکن تبلیغ کو نہ چھوڑو۔ تاکہ نجات تمہارا دامن نہ چھوڑے۔ اور تا تم رسول کریم صلعم سے دعوے سے کہہ سکو کہ ہم آپ کی شفاعت کے مستحق ہیں "

اے تحریک جدید میں شاندار قربانیاں کرتے آنے والو! جنت کے حاصل کرنے کے لئے تحریک جدید کی قربانیوں میں نمایاں اور غیر معمولی حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ بنالو۔ اور نہ صرف خود اس قربانی میں شاندار حصہ لو۔ بلکہ اپنے اہل و عیال کو اپنے ساتھ ملا لو۔ مگر وعدوں کی میعاد مغربی پاکستان کے لئے ہے **آخر جنوری**۔ آپ وعدہ کرنے میں آخری آدمی نہ ہوں۔ بلکہ اس کو پڑھتے ہی وعدہ ارسال کریں ☆ وکیل المال تحریک جدید

نمبر شمار	نام جماعت احمدیہ	نام کارکنان
۱۶۲	چک ۹۷ ضلع جھنگ	مکرم چوہدری دولت خاں صاحب سیکرٹری مال
۱۶۳	کھیوہ باجوہ " سیالکوٹ	" فقیر اللہ صاحب " "
۱۶۴	آنبہ " شیخوپورہ	" سید لال شاہ صاحب امیر جماعت ۔ محمد الدین صاحب سیکرٹری مال
۱۶۵	چک ۶۹ گ ب " لائلپور	" عبد الرحمن صاحب پریذیڈنٹ ۔ حافظ احمد علی صاحب " "
۱۶۶	کوٹ مولابخش سندھ	" سلطان احمد صاحب سیکرٹری مال
۱۶۷	سدوکے جبوکے ضلع گجرات	" مولوی احمد دین صاحب پریذیڈنٹ ۔ رشید احمد صاحب
۱۶۸	گھوکل گلوٹیاں " سیالکوٹ	" عبد اللطیف صاحب سابق سیکرٹری مال
۱۶۹	چک ۲۹۷ ج ب " لائلپور	" نور حسن صاحب پریذیڈنٹ ۔ محمد اسلم صاحب ناصر
۱۷۰	اسلامیہ پارک لاہور	" ملک عبد الوحید صاحب سلیم سیکرٹری تحریک جدید
۱۷۱	مانگا ضلع سیالکوٹ	" چوہدری مبارک علی صاحب پریذیڈنٹ

- اے مومنو! یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے صدیوں کے بعد یہ موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں۔ اشاعت اسلام و اشاعت احمدیت کیلئے اپنے عزیز مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیں۔ اس اللہ تعالیٰ کے شکر یہ ہے کہ اس نے اپنے مسیح موعودؑ کے ماننے کی توفیق بخشی۔

" کیا تمہارے دل میں یہ درد پیدا نہیں ہوتا کہ کاش تمہیں بھی ایسی قربانیوں کا موقع ملے۔ تا آنیوالی نسلیں تمہارے نمونہ کو دیکھ کر تم پر درود بھیجیں اور آسمان پر فرشتے تمہاری قربانی اور ایثار کی تعریف کریں "

پس آپ ہر احمدی کو مع اس کے اہل و عیال کے اس سال میں شامل کرتے ہوئے اپنی فہرست ۳۱ جنوری تک مکمل کرلیں اور فروری کے پہلے ہفتہ میں مرکز کو پہنچا دیں۔

(وکیل المال)

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو ٭ اِس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

ہر جماعت وعدوں کی فہرست ۳۱ر جنوری تک مکمل کرلے

براہ راست وعدہ کرنیوالے احباب کی شاندار قربانیاں

اُوپر جو جماعتوں کی فہرست دی گئی ہے وہ آپ پڑھ چکے۔ اور اپنی جماعت کا نام بھی دیکھ چکے ہونگے۔ اگر آپکی جماعت کا نام نہیں آیا۔ تو ظاہر ہے کہ آپ نے ابھی تک وعدہ ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش نہیں کیا اور نہ ہی اس دفتر میں ارسال فرمایا ہے۔ پس آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہو رہی ہے کہ آپ اب جہاں تک جلد ممکن ہو اپنی جماعت کی فہرست مکمل کرکے ارسال فرمادیں۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ ۳۱ر جنوری سے پہلے آپکی فہرست پیش حضور ہو جانے تا آپ وعدہ کرنے میں آخری جماعت نہ ہوں۔ اس جگہ یہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض براہ راست وعدہ کرنیوالے احباب کے نام دیدیئے جائیں جنہوں نے باوجود اسکے کہ وہ پہلے سالوں میں بھی نمایاں قربانی کرتے آئے ہیں لیکن اس سال میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر یا صدر جماعت پر یہ ذمہ واری رکھی کہ وہ اپنی جماعت کے وعدے ڈیوڑھے کریں اور کہ اس طریق سے ہوں کہ ہر احمدی نہ صرف خود شامل ہو بلکہ اپنے بیوی بچوں کو بھی شامل کرے اور کہ اپنے رشتہ داروں دوستوں کو بھی تحریک جدید میں شامل کریں تیسرا انکو بھی شامل کریں جو باقاعدہ جماعت میں شامل نہیں لیکن وہ اشاعت اسلام میں جو بیرون ممالک کے غیر مسلم احباب کو اسلام میں داخل کرنے کیلئے تبلیغ اسلام کی جارہی ہے حصہ لینا چاہتے ہیں، شامل کیا جائے تا اشاعت اسلام کی مشکلات دور ہوں۔ اور کہ اس طرح اشاعت اسلام کا چندہ ڈیوڑھا بلکہ دوگنا سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے لیکن باوجود اس بات کے وہ براہ راست وعدہ کرنیوالے احباب نمایاں اضافہ کرتے آرہے تھے۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اوپر والا اجماعی ارشاد سنکر اپنے گزشتہ سال کے وعدوں کو ڈیوڑھا کر دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ نہایت شکریہ کے ساتھ براہ راست وعدہ کرنیوالے احباب کے نام اس لئے دئے جارہے ہیں کہ دوسرے براہ راست وعدہ کرنیوالے احباب جنہوں نے ابھی وعدہ نہیں کیا۔ خواہ وہ پاکستان کے ہوں یا بیرون ممالک کے۔ وہ بھی اپنے وعدوں میں جہاں تک ممکن ہوسکے نمایاں اضافہ کریں۔ تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ سال میں پانچ لاکھ جمع ہونا چاہیئے۔ پورا ہو جائے۔ اور یہ بات پاکستان کے وعدہ کرنیوالے اور بیرون ممالک کے مخلصین سے بعید نہیں۔ بہرحال براہ راست وعدہ کرنیوالے احباب کے نام معہ خصوصیت کے ذیل میں دئے جاتے ہیں:۔

چوہدری بشیر احمد ولد علی محمد صاحب کھکھانوالی۔ آپ ایک مینلو دوست ہیں اپنا وعدہ ڈیوڑھا کرکے ۱۰۵ دیا ہے۔

حکیم سراج الدین صاحب لاہور۔ آپ جماعت بھاٹی گیٹ کے سکرٹری مال بھی ہیں۔ گذشتہ سال ۱۱ر۲ وعدے تھے اس سال میں -/3/6/8 کا وعدہ ہے۔

میاں چراغ دین صاحب سنت نگر لاہور۔ آپ نے سترھویں سال میں فرمایا تھا کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ بیسویں سال میں -/500 دونگا۔ اس کے بعد کے حالات کے مطابق رعایت سے فائدہ اٹھاؤنگا۔ چنانچہ آپ نے سال ۱۹ میں -/۵۰۰ دیا اور جب رعایت سے فائدہ اٹھانیکا وقت آیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے انکو ایمان و اخلاص میں اسقدر ترقی عطا فرمائی کہ آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سنتے ہی کہ بحیثیت جماعت ہر جماعت کا وعدہ ڈیوڑھا ہو، اپنی ذات کی طرف سے اپنا وعدہ -/765 کا ڈیوڑھا کرکے پیش حضور کیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

حکیم علی احمد صاحب یمانی مبلغ: آپنے نہ صرف اپنا بلکہ اپنے والدین و اہلیہ صاحبہ کا بھی ڈیوڑھا کرکے -/66 کا لکھا۔ جو انکی ایک ماہ کی آمد سے بھی کچھ زیادہ معلوم دیتا ہے۔

ملک محمد عبداللہ صاحب سانگلہ ہل و چوہدری برکت علی صاحب زمیندار نے ڈیوڑھا وعدہ -/71 کیا۔

ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ۹۶ گ ب۔ آپ شروع تحریک سے اکیس ۲۱ کس کی طرف سے تحریک جدید کا چندہ دیتے آرہے ہیں۔ اور اس عرصہ میں پنشن پر بھی آگئے تھے۔ لیکن آپنے پنشنر ہونے پر بھی رعایت سے فائدہ نہ اُٹھایا بلکہ ہر سال اکیس ۲۱ کس کی طرف سے دیتے رہے ہیں۔ گذشتہ سے پیوستہ سال آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی۔ باوجود ان حالات کے جب آپکے کان میں یہ آواز پڑی کہ تحریک جدید کی بیرونی ممالک کی تبلیغ کو وسیع سے وسیع تر کیا جارہا ہے اور اس کا بوجھ پاکستان پر ہے۔ اس طرح سے کہ جن احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق بخشے وہ اپنا اس سال کا وعدہ ڈیوڑھا کریں۔ تو آپنے بھی اسی وقت گذشتہ سال کے -/350 کو -/525 بنا کر پیش حضور کر دیا۔ جزاھم اللہ

چوہدری عاشق محمد صاحب چک ۵۶ گ ب و چوہدری اکبر علی صاحب خانوالی ضلع گجرات نے ڈیوڑھا کرکے دیا۔

ڈاکٹر فتح الدین صاحب پشاور۔ آپ بھی شروع تحریک سے نمایاں اور غیر معمولی قربانی راہ خدا میں کرتے رہے ہیں اور گذشتہ سال کے -/1280 کو ڈیوڑھا کرکے -/1800 بنا دیا۔

ڈاکٹر مرزا میاں مبشر احمد صاحب کوہاٹ: سال رواں کیلئے -/۵۰۰ کا وعدہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میرے ذمہ تحریک جدید اور وصیت کا بقایا بھی زیادہ ہے۔ میں پہلے یہ بقایا ادا کرکے انشاء اللہ العزیز اس وعدہ میں نمایاں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بڑھ چڑھ کر اس کی راہ میں قربانی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

سید ولایت شاہ صاحب شاہ مسکین۔ آپنے گذشتہ سال -/8/67 ادا کئے تھے۔ جو میں سمجھتا ہوں کہ انکی ایک ماہ کی آمد سے بھی زیادہ ہیں لیکن اس سال حضور کے ارشاد نے اُن میں اخلاص و ایمان کی وہ روح پھونکی کہ آپنے اس رقم کو ڈیوڑھا کرکے -/8/101 پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرما کر نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری عبدالحمید صاحب انجینیر روہڑی: آپنے اپنی اور اپنے اہل و عیال کیطرف سے ڈیوڑھا کرکے -/539 کا وعدہ پیش کیا ہے

مرزا برکت علی صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ: آپنے اپنی اور اپنے والدین و اہلیہ مرحومین کیطرف کے گذشتہ سال کے وعدے کو ڈیوڑھا کرتے ہوئے -/4/101 کا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ رقم ادا بھی کردی۔ مرزا صاحب کا یہ وعدہ ان کی دوماہ کی پنشن سے بھی زیادہ ہے مگر اپنے امام کی اطاعت اور ارشاد کی تعمیل کرنا جن مخلصین کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہو وہ بسا اوقات خود تو فاقہ برداشت کر لیتے ہیں اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر روپیہ بھیجتے ہیں۔ اس تنگی کے باوجود وہ اپنے دل میں خوش ہوتے ہیں کہ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کر دیا۔

مولوی برکت علی صاحب لائق چڑانوالہ:۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ ایک درجن خویش و اقارب کیطرف سے تحریک جدید میں شامل کئے ہوئے ہیں جس دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ملا۔ اُسی وقت سب سے پہلے اپنی اور اپنے متعلقین کی طرف سے وعدہ ڈیوڑھا کرکے -/213 کا پیش کر دیا۔ باوجود اس کے کہ حالات ایسے سازگار نہ تھے۔

جو احباب کرام اپنے وعدے دے چکے۔ اُن سے یہ کہنا بھی مناسب ہوگا کہ وہ ان وعدوں کے ادا کرنے میں بھی ابھی سے جدوجہد شروع کریں۔ تا اول تو ۳۱ر مارچ تک ان کا وعدہ سو فیصدی ادا ہو جائے ورنہ ۳۱ر مئی تک تو ضرور ادا ہو۔ کیونکہ اس مدت تک ادائیگی سابقون الاولون کا درجہ رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

فہرست تو اور بھی ہے مگر زیادہ کی گنجائش نہیں نکل سکی

بیرونی ممالک کی جماعتوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انکے وعدے بھی بحیثیت جماعت **گذشتہ سال سے ڈیوڑھے بلکہ دُگنے** ہو کر حضرت اقدس کے حضور یا اس دفتر میں پیش کرنے کے لئے آئیں۔ اس سال کی توسیع اشاعت اسلام کے پیش نظر ضروری ہے کہ وعدے بحیثیت جماعت کم سے کم ڈیوڑھے ہو جائیں اور یہ مشکل نہیں۔ اگر امیر یا صدر یا دوسرے کارکن اپنی ذمہ واری کو جو حضرت اقدس نے ان پر ڈالی ہے محسوس کریں۔ اس طرح کہ ——— ہر احمدی تحریک جدید میں شامل ہو اور اپنی وسعت و طاقت کے مطابق وعدہ کرے اگر وہ پہلے سے شامل ہے تو اپنے وعدے کو ڈیوڑھا کرے لیکن اگر اس میں طاقت نہیں تو اپنے رشتہ داروں اور دوستوں بلکہ زیر تبلیغ احباب کو شامل تحریک کرکے ڈیوڑھا کرے۔ نئے احمدی جو پہلے شامل نہیں ہوئے۔ ان سب کو اس سال شامل کر لیا جائے تب بھی فہرست مکمل ہو جائیگی ——— پوری جدوجہد کیجائے کہ ہر شخص کیساتھ اپنے اہل و عیال اس دفعہ شامل ہوں اس لئے کہ:۔

"یاد رکھو! آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تخت مسیح نے چھینا ہے۔ تم نے وہ تخت مسیح سے چھین کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا ہے اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے سامنے پیش کرنا ہے اور پھر دنیا میں آسمانی بادشاہت قائم کرنی ہے۔"

"پس میری بات کے پیچھے چلو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں خدا کہہ رہا ہے۔ یہ میری آواز نہیں میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں۔ تم میری بات مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تا تم دنیا میں عزت پاؤ۔ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔ پس آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں شامل ہو جاؤ۔"

"اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدار و!!! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے۔ اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے؟"

پس احباب لبیک لبیک یا امیر المومنین کہتے ہوئے اپنی شاندار قربانی اپنے امام کے حضور پیش کر دیں۔

بیرون ممالک میں ۲۰ر نومبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ۲۱ و ۲۸ر اکتوبر مع ایک چٹھی کے ارسال کیا تھا اور اس کے بعد دسمبر کے آخر میں بھی ایک اور یاد دہانی ارسال کی جا چکی ہے۔ امیر یا صدر صاحبان اور انکے رفیق کار سکرٹری تحریک جدید، سکرٹری مال اور با اثر و بارسوخ احباب ہر جماعت میں کوشاں ہونگے۔ کہ انکے وعدے اس سال میں کم از کم بحیثیت جماعت ڈیوڑھے ہو جائیں۔ صدر صاحبان یہ پوری کوشش کریں کہ فروری کے پہلے ہفتہ میں انکی مکمل فہرست مرکز میں آجائے۔ تا انکو وصولی کا وقت زیادہ مل سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور اپنے فضلوں سے کامیاب فرمائے۔ اسی کے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے۔ والسلام

خاکسار **برکت علی خاں** وکیل المال تحریک جدید ربوہ

45

عالمی زبان

از مکرم یحییٰ فضلی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔

دنیا ایک بڑے خاندان کی صورت میں منتقل ہوتی جا رہی ہے۔ یہ ایک مشہور مقولہ ہے۔ جس کی صحت پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ صرف ایک صدی پیشتر تک ایک برّاعظم کے باشندے دوسرے برّاعظم کے باشندوں سے بہت دور تھے۔ بلکہ ایک ملک کے لوگ ہمسایہ ملک والوں سے انجان تھے۔ مگر پچھلی صدی میں اور خصوصاً اس کے نصف آخر میں ملکی حدود کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انسان انسان کے قریب آ گیا ہے۔ دراصل ہم ایک ایسے دور میں سے گزر رہے ہیں۔ جس میں کوئی بھی دوسروں سے قطع تعلقات کر کے مطمئن زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ موجودہ ایٹمی دور میں تو ملکوں کو مجبوراً ایک دوسرے سے روابط رکھنے ہونگے اس تعلق کو مضبوط اور کارآمد بنانے کے لئے دنیا کو ایک مشترک زبان کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ ایک ایسی زبان جو ہر ملک میں سمجھی جائے۔ جس کے ذریعہ کسی بھی حاجتمند کو اپنا مافی الضمیر ادا کرنے میں دقت پیش نہ آئے کالج آف دی سٹی نیو یارک کے پروفیسر جوسس مارٹل نے ایک موقع پر کہا۔ "زبان جو انسان کو دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے اور سب سے بڑا مہذب سرمایہ ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس کو بیشتر بنی نوع انسان سے جدا بھی کرتی ہے"۔

زبانیں عموماً اس وقت ملتی ہیں۔ جب وہ لمبا عرصہ تک اکٹھی رہیں۔ خصوصاً جب ایک فاتح اور دوسری مفتوح ہو۔ مگر انگریزی کو لیجیئے۔ دو سو برس تک ہندوستان میں فاتح زبان کی حیثیت سے رہی۔ لیکن ہندوستان کی کسی زبان کو اپنے اندر مدغم نہ کر سکی۔ گو دونوں طرف اثر کے نقوش ملتے ہیں۔ مگر غیریت آج بھی قائم ہے۔ انگریزی کے چند الفاظ ہمارے ہاں رائج ہو جانے سے یا ہمارے بعض الفاظ ان کے ہاں چلے جانے سے کسی بڑے نتیجہ کی توقع غالباً بے سود ہو گی دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس بین الاقوامی زبان کی طرف کس قدر ترقی ہوئی ہے۔ جس کی ہمیں اس وقت ضرورت ہے؟

بے شک دوسری زبانوں کے ایک دوسرے پر اثر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً فارسی پر عربی کا اثر قدیم سے چلا آیا ہے۔ اب یہ نقوش زیادہ گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ انگریزی کا ان دونوں پر اور ان دونوں کا انگریزی پر اثر ہوا ہے۔ ساتھ ہی دوسری یورپین زبانیں بھی ایک دوسرے کے قریب آ رہی ہیں۔ ہمارے ہاں پنجابی، سندھی۔ پشتو وغیرہ اردو میں مدغم ہو رہی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بین الاقوامی زبان کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوتا نظر نہیں آتا۔

زبانوں کے ملاپ میں سب سے بڑی مشکل رسم الخط کی ہے۔ جب تک تمام زبانیں ایک رسم الخط کو نہ اپنائیں۔ ان کا جمع ہونا محال ہے۔ اسی خیال کے پیش نظر اردو کو رومن رسم الخط میں لکھنے کی ترغیب دی جاتی رہی ہے ترکی۔ انڈونیشیا اور افریقہ کے بعض ممالک نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ مگر صورت حال یہ ہے کہ اس سلسلہ میں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ اور اس وقت بھی دنیا کی بیشتر زبانیں رومن رسم الخط کے قریب بھی نہیں پھٹکیں۔ چین کی قدیم تصویری زبان آج بھی معمولی تغیّر کے ساتھ اپنی صورت قائم رکھے ہوئے ہے۔ عربی۔ فارسی۔ اردو اور سنسکرت وغیرہ آج بھی اپنے رسم الخط کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں۔ اس وقت اردو اور بنگالی کو قریب لانے کا خیال پیدا ہو رہا ہے۔ اس کا واحد حل یہ ہے۔ کہ دونوں کو ایک رسم الخط میں لکھا جائے۔ ورنہ موجودہ صورت میں صدیاں گزرنے پر بھی دونوں میں غیریت قائم رہے گی۔

اس وقت دنیا میں ۳۶۰۰ اور فرنچ اکیڈمی کے شمار کے مطابق ۲۷۹۶ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہر ملک کے علاقائی تعلق کے علاوہ ہمہ گیر تعلق ان کے درمیان موجود نہیں ہے۔ اس صورت میں ہم ان تمام کے اتحاد سے بننے والی نئی زبان کے متعلق کب تک خوش فہمی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ جبکہ ہمارے موجودہ حالات فوری طور پر ایک بین الاقوامی زبان کا تقاضا کر رہے ہیں۔

ہمیں بین الاقوامی معاملات میں براہ راست ایک دوسرے کے نظریات کو سمجھنے کے لئے مشترک زبان تلاش کرنی ہوگی بعض اوقات اہم کانفرنسوں میں ترجمان کی معمولی غلطی خطرناک نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ پچھلے چند سالوں میں اس قسم کے کئی واقعات پیش آ چکے ہیں۔

ایک تاریخی چار بڑوں کی کانفرنس میں روزویلٹ چرچل۔ سٹالن اور چیانگ کائی شیک جمع تھے۔ مگر عجیب بات ہے۔ کہ ان چاروں میں کوئی مشترک زبان نہ تھی۔ روزویلٹ اور چرچل انگریزی کے علاوہ فرانسیسی بول سکتے تھے۔ سٹالن جس کی مادری زبان جارجین تھی۔ روس میں بولی جانے والی بہت سی زبانیں جانتا تھا۔ چیانگ کائی شیک چینی کے علاوہ جاپانی میں مہارت رکھتا تھا۔ لیکن باوجود اس کے کہ چاروں پندرہ زبانیں بول سکتے تھے۔ وہ کوئی ایسی زبان نہ جانتے تھے۔ جو چاروں سمجھتے ہوں۔

پس ہمیں ضرورت ہے ایک ایسی مشترک اور ہمہ گیر زبان کی جو ماہرین فن کو تحقیقات پیش کرنے اور سمجھنے میں ممد ہو سکے۔ جو تاجروں کے بین الاقوامی معاہدات میں کارآمد ہو۔ جو سیاستدانوں کی عالمی سیاست میں مفید ہو۔ جو بین المملکتی ٹیلیفون۔ ٹیلیگراف اور ریڈیو کے کام میں سہولت مہیا کرے۔

اب میں ایک عجیب و غریب زبان کی ایک عبارت لکھتا ہوں۔ کوشش کیجیے کہ خود سمجھ سکیں۔ مشکل نہیں ہے۔ معمولی غور کرنے پر آپ سمجھ سکتے ہیں۔ خاص طور پر اس صورت میں جب آپ رومن زبان کی جانشین زبانوں میں سے کوئی زبان جانتے ہیں۔

"Inteligenta persono lernas la interlinguon Esperanto rapide kaj Facile Esperanto estas la moderna, Kultura linguo por la internacia mondo. Simpla fleksebla solvo de la problemo de generala inter-kimpreno Esperanto meritas seriozan Konsideron"

اردو ترجمہ کی بجائے انگریزی ترجمہ لکھتا ہوں۔ تاکہ آپ دونوں زبانوں کا موازنہ بھی کر سکیں۔

"An intelligent person learns the inter language Esperanto rapidly and easily Esparanto is the modern, cultural language for The international world. A simple, flexible, practical solution to the problem of general inter communication Esperanto merits serious consideration"

دیکھیے آپ نے کتنی آسانی سے مطلب سمجھ لیا ہے؟ آپ معمولی محنت سے اس عالمی زبان کو سیکھ سکتے ہیں۔ جس سے ہماری مشکلات ایک حد تک دور ہو سکتی ہیں۔ اور عالمی ضروریات کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ عالمی زبان کے سلسلہ میں یہ پہلی کوشش نہیں ہے۔ اب تک پانچ سو زبانیں اس مقصد کے لئے بنائی جا چکی ہیں۔ عملی طور پر استعمال ہو سکنے کے قابل سب سے پہلی زبان Volapük (عالمی زبان) ایک عیسائی مبلغ نے ۱۸۸۰ء میں بنائی۔ چند سال بعد اس سے کہیں بہتر زبان اسپرنٹو ایجاد ہوئی۔ تقریباً ساٹھ برس پیشتر ایک پولش وشین ڈاکٹر زامن ہوف نے یہ زبان بنائی۔ اس نے خاص طور پر اس بات کو ملحوظ رکھا۔ کہ زبان غیر معمولی طور پر آسان ہونی چاہیئے۔ کئی سال کے تجرباتی عرصہ کے بعد آخر اس نے اس کو ایک چھوٹی سی کتاب کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جس پر اس کے اصل نام کی بجائے قلمی نام "ڈاکٹر اسپرنٹو" رقم تھا۔ اس کی تیار کردہ زبان میں اس کے معنے ہیں "ڈاکٹر جو پُر امید ہے" یہی لفظ آئندہ چل کر اس زبان کا نام قرار پایا۔

اس کا سیکھنا کسی بھی دوسری زبان کے سیکھنے سے زیادہ آسان ہے۔ سب سے پہلی چیز تو یہ ہے۔ کہ اس میں کوئی آواز ایسی نہیں۔ جس کا پیدا کرنا کسی کے لئے بھی مشکل ہو۔ جب کہ یہ واقعہ ہے۔ کہ تلفظ کے مشکل ہونے کے باعث بعض زبانیں سیکھنی ناممکن ہیں۔ مثلاً چینی اور جاپانی زبانیں انتہائی مشکل مانی جاتی ہیں۔ اب اگر چینی لوگ اردو یا انگریزی سیکھنے لگیں۔ تو ان کے لئے یہ تلفظ کا معاملہ اچھا خاصہ ناقابل حل مسئلہ بن جاتا ہے۔ اس بات کے پیش نظر اس میں "تلفظ آسان تر رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یورپین لوگوں کے لئے یہ زیادہ کارآمد اور آسان ہے۔ اس لئے کہ اس کا بیشتر مواد یورپین زبانوں سے مستعار ہے۔ اور تلفظ اور الفاظ کی بناوٹ کے اعتبار سے سپینی زبان سے مشابہ ہے۔

یہ زبان وقت کے تجرباتی دور میں سے گزر رہی ہے۔ اندازہ ہے۔ کہ پندرہ لاکھ آدمی اسے استعمال کرتے ہیں۔ آٹھ صد بین الاقوامی کانفرنسوں میں اس سے فائدہ اٹھایا جا چکا ہے۔ پانچ صد سکول کالجوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ ایک سو کے لگ بھگ اخبارات و رسائل باقاعدہ اسی زبان میں شائع ہو رہے ہیں۔ سات ہزار کتابیں اس زبان میں لکھی جا چکی ہیں۔ حتیٰ کہ بائبل کا ترجمہ بھی اس زبان میں ہو چکا ہے۔ کیتھولک باقاعدہ طور پر اس زبان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس وقت اس زبان میں ان کے بہت سے اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ اپنی مذہبی کتب کا ترجمہ وہ بڑی تیزی سے اس زبان میں کروا رہے ہیں۔

گو ابھی تک اس کی حیثیت مستحکم نہیں ہوئی۔ تاہم دنیا اس طرف مائل ہو رہی ہے۔ یہ بات تو مسلّم ہی ہے۔ کہ زبانوں میں تغیّر و تبدل ناگزیر ہے۔ ذخیرہ الفاظ میں تبدیلی کے علاوہ استعمال میں بھی تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ آج سے پچاس برس قبل کے اردو ادب اور موجودہ ادب کو دیکھیں۔ تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ اور جب پنجابی۔ سندھی۔ بنگالی۔ پشتو وغیرہ اس میں مدغم ہو جائیں گی۔ تو ممکن ہے وہ لوگ ہماری زبان سے بہت دور جا پڑیں۔ اسی طرح اسپرنٹو میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

خدام الاحمدیہ کا انیسواں مالی سال سنگ میل

اس سلسلہ میں اکثر خدام بھائیوں کی نظر سے الفضل میں اعلان گذر چکے ہوں گے۔ محبوب آقا ! کی صحت کیلئے زندگی بخش جام کے عنوان سے ایک نوٹ بھی الفضل میں پڑھا ہوگا۔ اور پھر اس عنوان سے کہ سالانہ جلسہ ۱۹۵۵ء کے مبارک ایام میں شمولیت کی توفیق پانے والے ہزاروں خدام سے اپیل کی گئی کہ وہ اس عزم کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس جائیں کہ وہ اپنے ماحول بشاشت ایمانی کی ایسی روح پیدا کریں کہ خدام چندہ جات کی ادائیگی میں ایک گونہ لذت اور حظ محسوس کریں۔ اور خدام الاحمدیہ کے اس انیسویں سال میں مالی قربانی کا معیار اس قدر بلند ہو جائے کہ پہلے اٹھارہ سالوں میں اس کی مثال نہ مل سکے۔ امید ہے اس پر عمل شروع ہو چکا ہوگا۔

نیز انسپکٹران اور مبلغین سلسلہ کے توسط سے بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ جملہ خدام میں مالی قربانی کے لئے ایک عام بیداری پیدا کی جائے۔ علاوہ ازیں مالی قربانی کے سلسلہ میں اہل قلم احباب کی طرف سے بھی الفضل میں مضامین چھپنے شروع ہوگئے ہیں اور بیسیوں خدام جن سے مجھے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس مالی مہم کی وضاحت کی جا چکی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے بھی دعاؤں کی درخواستیں کی جا رہی ہیں کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ خدام کو توفیق بخشے کہ وہ اس سال خصوصیت سے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر مالی قربانی کے لحاظ سے ایک ریکارڈ قائم کر سکیں۔ امید ہے میری یہ کوشش رائگاں نہیں جائے گی اور آپ سب مل کر اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے زور لگائیں گے اور میں یہ احساس کرنے میں حق بجانب رہوں کہ خاکسار اکیلا نہیں بلکہ آپ سب مہتمم مال ہیں۔ یہی رنگ ہے جس کو اختیار کرنے سے ہم اس سال کو سنگ میل ثابت کرنے کی امید رکھ سکتے ہیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ریلوے ہیڈ کوارٹرس آفس لاہور میں کلرکوں کی ضرورت

خالی اسامیاں بکثرت۔ تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ گرانی الاؤنس و دیگر الاؤنس علاوہ قابل امید واران و لواحقین ریلوے ملازمین کے لئے خاص مراعات۔ فارم درخواست قیمتی یک روپیہ ہر ایک بڑے ریلوے سٹیشن سے مل سکتی ہے۔ جو امید واران انتخاب میں آئیں گے ان کا انگریزی میں تحریری ٹسٹ ہوگا

شرائط۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ ٹائپ میں رفتار ۳۰ فی منٹ۔ بصورت ایف اے ٹائپ جاننے کی شرط نہیں ہے۔ عمر ۱/۲/۵۶ کو ۱۸ تا ۲۵۔ بصورت رعایت ۳۰ تک درخواستیں ۲/۲/۵۶ تک معرفت دفتر روزگار بنام

Deputy General Manager N. W. R
Head Quarters Office Empress
Road Lahore

طلب کی گئی ہیں (پاکستان ٹائمز ۸/۱/۵۶) (ناظر تعلیم ربوہ)

(۳) مثلاً اس کی سو روپیہ ماہوار آمد ہے تو وہ پچاس روپیہ وعدہ لکھوا دے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی۔"

اگر کسی شخص کی مالی حالت ایسی ہے کہ وہ ایک ماہ کی پوری آمد دے سکتا ہے تو ایسے مخلصین کے بارہ میں فرمایا کہ "ہم سمجھیں گے کہ اس نے تکلیف اٹھا کر قربانی کی۔"

ادھر احباب اس طرح اضافہ کریں۔ ادھر ہر احمدی مع اہل و عیال شامل کیا جائے۔ بلکہ بعض خود طاقت نہ رکھنے والے کم دے لیں۔ اور وہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو یا زیر تبلیغ احباب کو شامل کر کے اپنے وعدے ڈیوڑھے کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

جلسہ سالانہ پر بذریعہ تار درخواست دعا کرنیوالے احباب

مندرجہ ذیل دوستوں نے بھی جلسہ سالانہ پر مبارکباد اور دعا کی تاریں دی تھیں ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

۱۔ ڈاکٹر مجید خواجہ صاحب ڈھاکہ
۲۔ مکرم حمید صاحب لاہور
۳۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ بدین بدین
۴۔ مکرم محمد رفیق صاحب جماعت احمدیہ ... الحسن
۵۔ مسز غلام سرور کوٹ ادو
۶۔ ملک جمال دین صاحب بدین
۷۔ مکرم رشید نعیم صاحب منٹگمری
۸۔ مکرم محمد بشیر صاحب انسپکٹر پوسٹ آفس کوہاٹ
۹۔ مکرم عبد القدوس صاحب شاہجہانپور
۱۰۔ مکرم عبد الحق صاحب کراچی
۱۱۔ مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب ٹنڈو آدم
۱۲۔ مکرم فضل الرحمن صاحب بنوں
۱۳۔ مکرم محمد افضل صاحب راولپنڈی
۱۴۔ مکرم نصیر احمد خانصاحب خانپور
۱۵۔ مکرم فیروز دین صاحب کراچی
۱۶۔ مکرم حفیظ الرحمن صاحب کراچی
۱۷۔ مکرم عطاء الرحمن صاحب طاہر کراچی
۱۸۔ مکرم محمد سعید قریشی صاحب بھلوال
۱۹۔ حافظ عبد الحکیم صاحب دادو
۲۰۔ مکرم گلذار صاحب و عبد الباسط صاحب پشاور
۲۱۔ مکرم مبارک علی صاحب بوگرہ
۲۲۔ مکرم فضل کریم صاحب ڈھاکہ
۲۳۔ مکرم نصیر احمد صاحب مگائیل
۲۴۔ مکرم عبد اللہ صاحب حیدرآباد
۲۵۔ مکرم اسمٰعیل یادگیری صاحب حیدرآباد

آج کے اخبار "الفضل" میں

تحریک جدید کے سال ۲۲ اور سال ۱۲ کے وعدوں کے بارہ میں کچھ کیفیت اس لئے شائع کی جا رہی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تمام جماعتوں اور بہت سے وعدہ کرنے والے احباب نے سال گذشتہ سے وعدے اضافہ سے لکھوائے ہیں۔ اور دفتر وکیل المال "تحریک جدید" احباب کا شکر گذار ہے

لیکن اس سال حضور نے ہدایت فرمائی کہ اس سال پانچ لاکھ جمع کیا جائے۔ کیونکہ تبلیغ اسلام کی وسعت کے پیش نظر موجودہ وعدے ناکافی ہیں۔ اس لئے

امراء اور صدر صاحبان اپنی ذمہ واری سمجھیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال وعدے لینے کی ذمہ واری ہر امیر یا صدر پر رکھی ہے، اور ان کو فرمایا ہے کہ وہ اپنی جماعت کے وعدے بحیثیت جماعت ڈیوڑھے کریں۔

اگر جماعت کے وعدے گذشتہ سال سے ڈیوڑھے ہو جاتے تو یقیناً پانچ لاکھ پورا ہو جاتا لیکن جیسا کہ ۱۳ دسمبر اور آج کی لسٹ سے ظاہر ہے بہت کم جماعتوں کے وعدے ڈیوڑھے ہوئے ہیں۔ اکثر حصہ جماعتوں کا ایسا ہے کہ انہوں نے اضافہ کیا ہے اور ایک خاصی تعداد ایسی ہے کہ انہوں نے وعدوں کی لسٹ ابھی تک نہیں ارسال کی حالانکہ اڑھائی ماہ سے زیادہ عرصہ گذر گیا۔ بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جنہوں نے ایک ایک دو دو فہرستیں تو ارسال کی ہیں مگر ان کی فہرست نامکمل ہے۔ اور انہوں نے لکھا تھا کہ بقیہ دوست جو نہیں مل سکے۔ ان کی فہرست بعد میں ارسال ہوگی۔

وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے

پس وہ جن کی فہرست نامکمل ہے وہ اپنی بقیہ فہرست جلد مکمل کر کے ارسال کریں۔ اور وہ جماعتیں جن کے وعدوں کی اب تک ایک فہرست بھی نہیں ملی۔ حالانکہ وعدوں کا وقت آخر کو پہنچ رہا ہے اور۔ براہ راست وعدے کرنے والے احباب بھی فوری توجہ کر کے اپنا وعدہ شاندار اضافہ سے ارسال فرمائیں۔ ہر جماعت کو یاد رہے کہ وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اور مقامی ڈاکخانہ کی مہر جن پر یکم فروری کی مہر ہوگی وہی وعدے لئے جائیں گے۔ اس کے بعد وہی وعدے کر سکیں گے جن کو اس سال کی تحریک کا علم نہیں ہوا یا وہ سفر پر رہے ہیں یا سخت بیماری کے سبب وعدہ نہیں کر سکے۔ یا وہ جو نئے بیعت کرنے والے ہیں ان کو تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کا علم نہیں ہوا۔ ویسے تمام احباب فروری یا اس کے بعد وعدے دے کر شامل ہو سکتے ہیں۔

پس ہر جماعت محاسبہ کرے کہ ان کی جماعت سے ہر احمدی مع اپنے اہل و عیال کے شامل تحریک ہو گیا۔ جو احمدی پہلے سے شامل ہیں وہ اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کریں۔ ایسے احباب کو حضور کا یہ ارشاد یاد رہے۔

وعدہ تحریک جدید میں اضافہ کا معیار

" اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دے دیتا ہے (۲)

اردن اور معاہدۂ بغداد

مشرق وسطیٰ کی ہاشمی مملکت اردن سے ان دنوں بڑی تشویشناک خبریں آرہی ہیں۔ قلیل عرصے میں متعدد وزارتیں ٹوٹ چکی ہیں۔ اور ملک گیر مظاہروں سے صورت حال اتنی بگڑ چکی ہے۔ کہ ملک بھر میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اور دار الحکومت عمان اور بیت المقدس میں کرفیو نافذ ہے۔

صورت حال کی یہ خرابی اس وقت رونما ہوئی۔ جب برطانیہ نے اردن کو معاہدۂ بغداد میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ اور شاہ حسین والیٔ اردن نے اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا۔ لیکن کمیونسٹ عناصر کے اکسانے پر اردن کے عوام نے معاہدۂ بغداد کے خلاف مظاہرے شروع کر دیئے۔ چنانچہ کئی ایک کمیونسٹ گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ اردن کی ساٹھ فی صد آبادی فلسطینی ہے۔ جن میں سے نصف تعداد مہاجرین کی ہے۔ اور جب تک اسرائیل کا وجود باقی ہے۔ اردن کا مفاد خواہ کچھ بھی ہو۔ ان لوگوں کو برطانیہ کے خلاف بڑی آسانی سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سعید المفتی کی وزارت عظمیٰ کے دوران اردن کو معاہدۂ بغداد میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ کچھ دن بعد مصری افواج کے کمانڈر انچیف عبد الحکیم عامر اور مؤتمر اسلامی کے سیکرٹری جنرل انوار السادات بھی عمان پہنچ گئے۔ اور اردن کی کابینہ کے چار وزراء معاہدۂ بغداد میں شرکت کے خلاف احتجاجاً مستعفی ہو گئے۔ یہ چاروں فلسطینی تھے۔ ان کے بعد دوسرے وزراء بھی مستعفی ہو گئے۔ اور شاہ حسین نے ہزاع المجالی کو نئی وزارت بنانے کی دعوت دی۔ ہزاع المجالی شاہ عبد اللہ کے خاص معتمدین میں سے تھے۔ شروع میں ان کے فرائض ملاقاتیوں کو شاہ کے پاس لانا اور انہیں محل سے باہر تک پہنچانا تھا۔ شاہ عبد اللہ کے بعد شاہ حسین کے عہد میں ان کا شمار خصوصی مشیروں میں ہونے لگا۔ ہزاع المجالی کی وزارت ستر گھنٹوں کے بعد ختم ہو گئی۔ اور ابراہیم ہاشم نے نئی وزارت بنائی۔ جو تادیر قائم نہ رہ سکی۔ اور اب سمیع الرفاعی نے نئی وزارت بنائی ہے۔ ختم ہونے والی وزارتوں کے خاتمے کا سبب فلسطینی وزراء تھے۔ جو ان دنوں کرنل ناصر کے ساتھ ہیں۔

اردن کی باقیماندہ چالیس فی صد آبادی غیر فلسطینی عربوں کی ہے۔ جن کی معاہدہ بغداد کے رکن ترکی کے ساتھ عثمانی عہد حکومت سے کشمکش چلی آرہی ہے۔ اور اس طرح اردنی عوام کے دونوں فریق معاہدۂ بغداد کی مخالفت میں متفق ہیں۔

اردن ایک غریب ملک ہے۔ اس کے معاشی وسائل محدود ہیں۔ اس کی فوج عرب لیجن برطانیہ کے قبضے میں ہے۔ جو اس پر ۸۸ لاکھ ۶۲ ہزار پونڈ سالانہ خرچ کرتا ہے۔ اس فوج کے کمانڈر گلب پاشا انگریز ہیں۔ اردن میں پناہ گزین فلسطینی مہاجرین کی زندگی کا دارومدار بیرونی امداد پر ہے۔ جس کا بڑا حصہ برطانیہ کی طرف سے آتا ہے۔ اور اسی طرح اقتصادی اور فوجی لحاظ سے اردن برطانیہ کے رحم و کرم پر ہے۔ اگر وہ اس کی امداد سے ہاتھ کھینچ لے۔ تو اس کی بقا خطرہ میں پڑ جائے۔ اردن کو اس خطرے سے بچانے کے لئے سعودی عرب اور مصر نے اسے اقتصادی اور فوجی امداد کی پیشکش کی ہے۔ لیکن ان دونوں ممالک کی اپنی معاشی حالت کے پیش نظر یہ پیشکش ایک بہلاوے سے زیادہ کچھ نہیں۔ کسی ایک شخص کی کلائی پر سونے کی گھڑی باندھ دینے اور کسی ملک کو فوجی و اقتصادی امداد دینے میں بڑا فرق ہے۔

شاہ حسین کو اپنے ملک کی نزاکت کا علم ہے۔ لیکن اردن کے عوام ترکی اور برطانیہ کے بغض میں اور مصر کی شہ پر اپنے ملک کو شدید خطرے سے دوچار کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں اسلام کا نام بار بار لیا جا رہا ہے۔ اور یہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ معاہدہ غیر اسلامی ملک برطانیہ کے ساتھ ہے۔ اور اس طرح یہ اسلامی نہیں۔ لیکن ایسے لوگ یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ اس معاہدے میں چار اسلامی ممالک عراق۔ ترکی۔ ایران اور پاکستان بھی شامل ہیں۔ معاہدہ بغداد کے بخلاف وہ اردن کو جس معاہدے میں شریک کرنا چاہتے ہیں۔ وہ مصر، سعودی عرب اور شام کا فوجی معاہدہ ہے۔ جو ان کے خیال میں اس لئے اسلامی ہے۔ کہ وہ خود اس میں شامل ہیں۔ حالانکہ وہ اشتراکی بلاک کی منشاء کے مطابق عمل میں آیا ہے۔ اور اس معاہدے کے تحت قائم ہونے والی فوج کو اشتراکی اسلحہ سے مسلح کیا جا رہا ہے۔ (عبد القادر حسن)

پاکستان کے لئے دس ہزار ٹن امریکی گندم

کراچی ۱۱ جنوری۔ بین الاقوامی تعاون کے ادارہ کے ڈائرکٹر مسٹر جان ہل نے بتایا ہے۔ کہ دس ہزار ٹن امریکی گندم کا ایک جہاز اسی ماہ کراچی پہنچ رہا ہے۔ یہ گندم امریکی عوام نے پاکستانی عوام کو تحفے کے طور پر بھیجی ہے۔ یہ گندم اس ساٹھ ہزار ٹن گندم کا ایک حصہ ہے۔ جو امریکہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے دے رہا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ مجوزہ امداد میں اضافہ کی تجویز بھی زیر غور ہے۔

تاشقند، بخارا اور سمرقند میں اسلامی یادگاروں کی تباہی

(نیویارک ٹائمز کے نمائندہ سیلز برج کے تاثرات)

نیویارک ۱۱ جنوری۔ نیویارک ٹائمز کے نمائندہ خصوصی سی ایل سیلز برجر نے ایک مضمون لکھا جو مسلسل تین اقساط میں شائع ہوا ہے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ کس طرح روسی تسلط کے تحت وسطی ایشیا کے علاقہ سے عظمت اور برتری رخصت ہو گئی ہے۔

تاشقند، بخارا اور سمرقند سے اپنے مکاتیب میں سیلز برجر نے تنزل پذیر اسلامی طاقت کا ایک نقشہ کھینچا ہے۔ جو بتدریج تنزل اور گمنامی میں جا رہی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس طرح ایک نازاں قوم آج محکوم و مغلوب ہو چکی ہے۔

تاتاریوں کا عبرتناک حشر کا نقشہ پیش کرتے ہوئے سیلز برجر نے لکھا ہے کہ:۔

"تاشقند جو ایک وسیع و عریض اور بے ڈھنگی عمارتوں پر مشتمل دس لاکھ نفوس کا شہر ہے مرکزی ایشیا کا دار الحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے۔ گھٹے ہوئے بدن کے ازبک آج بھی سواروں کے رسالے کے شہسوار دکھائی دیتے ہیں۔ وہ آج بھی چمڑے کے سیدھے سادھے جوتوں میں اکڑ اکڑ کر چلتے ہیں۔ لیکن ان گردنوں میں وہ تناؤ باقی نہیں رہا ہے۔ ان کی تلواریں ان سے چھین لی گئی ہیں اب وہ دوسروں کو محکوم نہیں بناتے بلکہ خود محکوم ہو چکے ہیں۔ وہ گندے اور کیچڑ سے اٹے ہوئے بازاروں میں بھدی مصنوعات پشمینوں سے سلی ہوئی ٹوپیاں۔ ناس (نسوار) کی ڈبیاں اور سبز تمباکو کا سفوف پکار پکار کر بیچتے پھرتے ہیں اس علاقہ کے بتدریج انحطاط پذیر مسلمان بھی مسجدوں میں جمع ہوکر ... مسجدوں کے باہر ریڈیو سے جانوروں کی قیمت کے بارے بخارا میں اعلانات ہوتے رہتے ہیں۔

بخارا سے اپنے مکتوب میں سیلز برجر نے لکھا ہے کہ جب وسطی ایشیا کی سابق امارت پر بالشویزم نے غلبہ حاصل کر لیا تو اس کے ساتھ اشتراکیوں کی مذہب دشمنی بھی یہاں آئی اور پوری قوت سے اثر انداز ہوئی۔ لینن نے مذہب کو عوام کے لئے افیون قرار دیا تھا۔

اگرچہ ابتداء میں اشتراکیوں نے مسلمانوں کو یقین دلایا تھا کہ آئندہ مسلمانوں کے مذہب اور رسوم آزاد رہیں گے اور ان کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی جا سکے گی۔ لیکن وسطی ایشیا میں اسلام بتدریج تنزل پذیر رہا۔

اکثر مدارس اور مساجد جن کو ایک زمانہ میں مرکزی ایشیا کی علمی زندگی میں نمایاں حیثیت حاصل تھی آج معدوم ہو چکے ہیں۔ بخارا، تاشقند اور سمرقند جیسے اسلامی شہر آج مکمل طور پر لادینی کا نمونہ بن چکے ہیں۔ چند عبادت گاہیں اب بھی باقی ہیں لیکن ان سے عبادت سے زیادہ عجائب گھروں کا کام لیا جاتا ہے

سیلز برجر نے لکھا ہے کہ آج یہ بات کوئی شخص بھی پورے وثوق سے نہیں کہہ سکتا ہے کہ روس میں کتنے مسلمان اپنے روزمرہ کے مذہبی فرائض انجام دیتے ہیں۔ برجر نے لکھا ہے

"میں نے ... ازبکوں اور تاجکستانیوں سے متعدد سوالات کئے ہیں۔ اور اکثر نے یہی جواب دیا کہ میں دہریہ ہوں۔ میں بیٹا ہوں۔ میں پرانے رسوم کا پابند نہیں ہوں اور نہ عبادت بھی نہیں کرتا"

بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ "خود میرے والدین بھی اب مسجد میں نہیں جاتے" یا یہ کہ نوجوانوں کی اس بات پر ہمت افزائی کی جاتی ہے کہ وہ کھیل کود میں حصہ لیں بجنیسٹ دیکھیں نہ کہ مسجد جائیں"۔

نامہ نگار نے کہا ہے اگرچہ وسطی ایشیا ایک زمانہ میں "اسلامی درسگاہ" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ لیکن آج اس قسم کی تعلیم مکمل طور پر غائب ہو چکی ہے۔ انقلاب سے پہلے تاشقند میں ۳۰۰ مساجد تھیں۔ آج یہاں ایک بھی مسجد نہیں سمرقند کو اپنی ایک سو مساجد پر ناز تھا۔ آج یہاں صرف ۷ مساجد اس شہر کی ماضی کی یاد دلانے کے لئے رہ گئی ہیں۔ لیکن ان میں سے بھی صرف ایک مسجد عبادت کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ سمرقند میں ۲۵ مدرسے تھے ان میں سے ایک مرمت کے لئے بند کر دیا گیا ہے اور باقی ختم ہو چکے ہیں۔

چالیس سال پہلے بخارا میں ۳۶۰ مساجد اور ۱۰۳ مدرسے تھے آج صرف ایک مشترک مدرسہ اور ایک مسجد باقی ہے۔ مسجد کا کتب خانہ تمام روسی وسطی ایشیا میں واحد اسلامی درسگاہ رہ گیا ہے۔"

مرکزی بجٹ آخری مراحل میں

کراچی ۱۲ جنوری مستند ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کے نئے مالی سال کے بجٹ میں ملک کے جامع اقتصادی سروے کو بھی شامل کیا جائے گا۔ جو مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے زیر انتظام جاری ہے اور جس میں ترقیات کی تفصیلات مرتب کی جا رہی ہیں توقع ہے کہ سروے بہت جلد مکمل ہو جائے گا۔ مرکزی بجٹ کو آخری شکل دی جا رہی ہے

سیٹو کونسل کے اجلاس میں کشمیر اور افغانستان کے متعلق روسی لیڈروں کے بیانات پر غور کیا جائیگا

معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا کو ایک مؤثر تنظیم بنانے کا منصوبہ

کراچی ۱۲ جنوری - دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ۵ مارچ ۱۹۵۶ء کو معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا کے رکن ممالک کی کونسل کا جو اجلاس کراچی میں منعقد ہو رہا ہے اس میں کشمیر اور افغانستان کے متعلق روسی لیڈروں کے بیانات پر خاص طور پر غور کیا جائے گا۔

ترجمان نے بتایا کہ کونسل کے اجلاس میں معاہدہ کے زیادہ سے زیادہ علاقائی دفاع اور اقتصادی اشتراک و تعاون کے معاملہ پر بھی غور کیا جائے گا۔

ترجمان سے استفسار کیا گیا کہ پاکستان کونسل کے اجلاس میں اس سلسلہ میں اپنے اتحادیوں کے رویہ پر مایوسی کا اظہار کرے گا؟ اس پر ترجمان نے کہا مجھے علم نہیں۔ لیکن اس مایوسی کو دور کرنے کے لئے ابھی کافی وقت ہے۔

ترجمان نے کہا "ہم معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانا چاہتے ہیں۔ اس معاہدہ کے رکن ممالک کے مسائل کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور کونسل کے اجلاس میں صورت حالات کا مکمل خاکہ پیش کیا جائے گا"

آپ نے بتایا کہ "سیٹو" کے نمائندوں کا بنکاک میں جو اجلاس ہوگا اس میں اس خاکہ کو آخری شکل دی جائے گی۔

دفتر خارجہ کے ترجمان نے کشمیر اور افغانستان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان بیانات سے ان علاقوں میں تخریبی سرگرمیاں بڑھیں گی جہاں روس انتشار پھیلانے کا متمنی ہے۔

ترجمان نے بتایا کہ اگر کسی ملک نے "سیٹو" کی رکنیت کے لئے جاپان کا نام پیش کیا تو پاکستان اس کا خیر مقدم کرے گا۔

جنت اور دوزخ کا اسلامی تخیل

(بقیہ صفحہ ۴)

کہ وہ اس کی نیکیوں پر غالب آ جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے بلیٰ من کسب سیئۃ واحاطت بہ خطیئتہ فاولٰئک اصحاب النار (سورۃ بقرہ ع ۹) یعنی جو لوگ جان بوجھ کر بدی کمائیں گے اور ان کا گناہ انہیں چاروں طرف سے گھیر لے گا وہ دوزخ میں پڑنے والے ہیں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر بدی انسان کو دوزخ کا مستحق نہیں بناتی بلکہ (۱) علم ہو (۲) ارادہ ہو اور (۳) نیکی پر بدیاں غالب آ جائیں۔ تب انسان دوزخ کا مستحق ہوتا ہے۔

ایک اور جگہ بھی اللہ تعالےٰ نے یہی مضمون بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت موازینہ فامہ ھاویہ (سورۃ القارعہ) جس کی نیکیاں بھاری ہوں گی وہ خوشی کی زندگی میں ہوگا۔ اور جس کی نیکیاں ہلکی ہوں گی تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ یعنی دوزخ ہے

آخر میں خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسے اعمال بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے جن کے ذریعہ ہم اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کر لیں اور اس کے ابدی انعامات کے وارث ٹھہر سکیں اور ان کاموں سے بچائے جو اس کے غضب اور ناراضگی کا موجب ہوں۔

(مجلس انصار سلطان القلم لاہور کے اجلاس میں پڑھا گیا)

شاہ افغانستان کو کراچی میں مدعو کرنے کی کوئی تجویز نہیں

کراچی ۱۳ جنوری - افغانستان میں پاکستان کے ناظم الامور مسٹر خٹک جو آجکل کراچی آئے ہوئے ہیں دفتر خارجہ سے برابر صلاح و مشورہ کر رہے ہیں۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان سے اخباری نمائندوں نے بات چیت کے دوران میں یہ سوال کیا کہ کیا افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ کو کراچی آنے کی دعوت دینے کے متعلق کوئی تجویز زیر غور ہے۔ اس پر ترجمان نے کہا کہ ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں:

عالمی زبان (بقیہ ص ۵)

تبدیلی لازمی ہے۔ خاص طور پر اس حالت میں جبکہ دیسی دیس کے لوگ اسے اپنانے لگیں گے۔ اس طرح چھان پھٹک سے ایک عظیم تر زبان معرض وجود میں آ سکتی ہے۔ جو ان کی تمام مشکلات کو حل کر دے۔

یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدائی نوشتوں کے عین مطابق ایک عظیم اسلامی برادری کے لئے راستہ ہموار ہو رہا ہے۔ مسلمانوں میں عربی کو رواج دینے کا خیال عرصہ سے موجود ہے۔ مگر اوپر بیان شدہ مشکلات کے ہوتے ہوئے اس کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا۔ اب اگر اسی کام کو نئی زبان اسپرنٹو انجام دے سکے۔ تو ہمیں خوش آمدید کہنا چاہیئے۔

ہمارے لئے تو خاص طور پر یہ زبان بہت مفید ہو سکتی ہے۔ اس زبان میں شائع کیا گیا لٹریچر سارا کا سارا دنیا کے لئے کارآمد ہو سکتا ہے۔ اسی زبان کا ماہر پاکستان میں رہ کر خط و کتابت کے ذریعہ دنیا کے ہر ملک کے لوگوں تک پیغام حق پہنچا سکتا ہے۔ اور اس طرح ہمارے مبلغ زیادہ سہولت سے اپنے فرائض سرانجام دے سکتے ہیں۔

وزیر صحت مرکزی کابینہ سے الگ ہو جائیں گے

پروگریسو پارٹی دستور یہ میں مسودہ آئین کی مخالفت کریگی

کراچی ۱۲ جنوری - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی وزیر صحت مسٹر کے ٹی دتہ عنقریب مرکزی کابینہ سے الگ ہو جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر دتہ کابینہ سے اپنی علیحدگی کے بارے میں سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں اور بہت جلد اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ کر لیں گے۔

مرکزی کابینہ سے مسٹر دتہ کی علیحدگی مسودہ آئین کے متعلق مشرقی بنگال کی پروگریسو پارٹی کے رویئے کے پیش نظر ناگزیر قرار دی جا رہی ہے۔ مسٹر دتہ اس پارٹی کے رکن ہیں۔ پروگریسو پارٹی نے مسودہ آئین پر مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ اور مجلس دستور ساز میں اپنے نمائندوں کو ہدایت کی ہے کہ ۱۶ جنوری کو جب مسودہ آئین دستور یہ میں پیش ہو تو وہ اس کی مخالفت کریں۔

مسٹر دتہ کے سامنے اب دو ہی راستے ہیں یعنی یا تو وزارت سے مستعفی ہو جائیں اور اپنے پارٹی کے موقف پر قائم رہتے ہوئے مسودہ آئین کی مخالفت کریں یا پھر وزارت کی بجائے پارٹی کی رکنیت سے استعفا دے دیں۔

مسٹر دتہ کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے۔ وہ غالباً وزارت ہی سے استعفا دیں گے۔ البتہ اگر پروگریسو پارٹی نے مخلوط پارٹی سے کوئی مفاہمت کر لی تو پھر ان کے استعفیٰ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا:

پاکستان کو دس لاکھ ڈالر کی فنی امداد

کراچی ۱۳ جنوری - اقوام متحدہ کے فنی تعاون کے نمائندہ مسٹر گلکرائسٹ نے کل یہاں بتایا کہ پاکستان کو ۱۹۵۶ء کے دوران میں اس ادارہ سے دس لاکھ ڈالر کی مالیت سے زیادہ امداد ملے گی یہ رقم اس ادارہ سے دوسرے ۱۹ ممالک کو فرداً فرداً ملنے والی فنی امداد سب سے زیادہ ہے

مسٹر گلکرائسٹ نے بتایا کہ اس سال ۹۰ غیر ملکی ماہرین پاکستان آئیں گے اور پاکستانیوں کو ۵۰ مختلف مضامین میں اعلےٰ تربیت حاصل کرنے کے لئے ۷۵ وظیفے دیئے جائیں گے۔ آپ نے بتایا کہ یہ کام امداد باہمی کے اصولوں پر ہوگا اور پاکستان اس سال اس فنڈ میں ایک لاکھ ۲۰ ہزار ڈالر چندہ دے گا۔

آئزن ہاور کا امریکنوں سے مطالبہ

واشنگٹن ۱۲ جنوری - صدر امریکہ مسٹر آئزن ہاور اور وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلیس نے امریکی عوام سے خطاب کرتے ہوئے ان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بحیثیت قوم سعی و جدوجہد کریں اور مشرق وسطیٰ و ایشیا میں اشتراکی اثر و نفوذ کی روک تھام کے اقدامات کریں۔

پاکستانیوں سے گہرے روابط کی تمنا

کراچی ۱۲ جنوری - وزیر اعظم جاپان کے خاص ایلچی مسٹر ... نے کل یہاں ایک تقریب پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جاپان کے لوگ پاکستانیوں سے گہرے روابط قائم کرنے کے متمنی ہیں۔

اعلان نکاح

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ و امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی افریقہ نے گیارہ نومبر ۱۹۵۵ء بعد نماز عصر احمدیہ مسجد نٹورہ میں میاں محمد ناظم خانصاحب غوری انسپکٹر آف پولیس ٹانگانیکا کا نکاح امتہ اللطیف صاحبہ دختر سردار بشارت احمد صاحب آف نٹورہ سے پڑھا۔ میاں ناظم خانصاحب مکرمی محمد اکرم خانصاحب غوری آف کینیا کے چھوٹے بھائی ہیں اور امتہ اللطیف صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی سردار عبدالرحمٰن صاحب مرحوم (سابق مہر سنگھ) کی پوتی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

ملک عبدالخالق سیکرٹری جماعت احمدیہ گگومنڈی